بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47
شمارہ 48

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

6 شعبان 1419 ہجری 26 نبوت 1377 ہش 26 نومبر 98ء

لندن 21 نومبر 98ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا آپ نے تبتل الی اللہ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس سلسلہ میں آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے اقتباس پیش فرمائے۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس

ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو

......ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام......

آخر کار میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم دشمن کے مقابلہ پر صبر اختیار کرو۔ تم گالیاں سن کر چپ رہو۔ گالی سے کیا نقصان ہوتا ہے گالی دینے والے کے اخلاق کا پتہ لگتا ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر تم کو کوئی زدو کوب بھی کرے تب بھی صبر سے کام لو۔ یہ یاد رکھو کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے دل سخت نہ ہوتے تو وہ کیوں ایسا کرتے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ ہماری جماعت امن جو ہے اگر وہ ہنگامہ پرداز ہوتی تو بات بات پر لڑائی ہوتی۔ اور پھر اگر ایسے لڑنے والے ہوتے اور ان میں صبر و برداشت نہ ہوتی تو پھر ان میں اور ان کے غیروں میں کیا امتیاز ہوتا؟

ہمارا مذہب یہی ہے کہ ہم بدی کرنے والے سے نیکی کرتے ہیں یہی گھر جو سامنے موجود ہے اس کے متعلق میرے لڑکے مرزا سلطان احمد نے مقدمہ کیا تھا۔ باوجودیکہ میرے لڑکے نے مقدمہ کیا تھا اور یہ سخت ایذا دینے والے دشمن تھے مگر میں نے کہا کہ میں اظہار نہیں دوں گا کیا اس وقت میں نے سلطان احمد کی رعایت کی تھی یا اُن کی؟ اور ان کی دشمنیوں کا خیال رکھا یا ان کے ساتھ نیکی کی؟ یہ ایک ہی بات نہیں۔ جب جب ان کو میری مدد کی ضرورت ہوئی میں نے اُن کو مدد دی ہے اور دیتا رہتا ہوں جب ان کو مصیبت آئی یا کوئی بیمار ہوا تو میں نے کبھی سلوک یا دوا دینے سے دریغ نہیں کیا۔ ایسی حالت میں کہ ہم ان سے سلوک کرتے ہیں اور ان کی سختیوں پر صبر کرتے ہیں تم اُن کی بدسلوکیوں کو خدا پر چھوڑ دو۔ وہ خوب جانتا ہے اور اچھا بدلہ دینے والا ہے میں تمہیں بار بار کہتا ہوں کہ ان سے نرمی کرو اور خدا تعالیٰ سے دُعا کرو۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کی دو قسم ہیں۔ ایک علم کے متعلق دوسرا عمل کے متعلق علم کے متعلق تو میں نے بیان کر دیا کہ علوم دین نہیں آتے اور حقائق معارف نہیں کھلتے جب تک متقی نہ ہو اور عمل کے متعلق یہ ہے کہ نماز روزہ اور دوسری عبادات اس وقت تک ناقص رہتی ہیں جب تک متقی نہ ہو۔

اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اول یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو۔ قیامت نزدیک ہے تمہیں اُن تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہئے میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو اُن سے بہت دُکھ اُٹھانا پڑے گا کیونکہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہو جاتے ہیں ان کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پل ٹوٹ جاوے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے پس دیندار کو چاہئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان کسی کا مقابلہ کرتا ہے تو اسے کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑتا ہے جیسے مقدمات میں ہوتا ہے اس لئے آرام اسی میں ہے کہ تم ایسے لوگوں کا مقابلہ ہی نہ کرو سدباب کا طریق رکھو اور کسی سے جھگڑا مت کرو۔ زبان بند رکھو۔ گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گذر جاؤ گویا سنا ہی نہیں اور ان لوگوں کی راہ اختیار کرو جن کے لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔ اگر یہ باتیں اختیار کر لو گے تو یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ کے سچے مخلص بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں وہ خود دیکھتا ہے اور سنتا ہے اگر تم تین ہو تو چوتھا خدا ہوتا ہے۔ اس لئے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ۔

اگر تمہارے نفسانی جوش اور بدزبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا؟ تمہیں تو چاہئے کہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ جو مخالف خود شرمندہ ہو جاوے بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اُسے چھوڑتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسے ضائع نہیں کرے گا۔ اگرچہ دنیا میں ایسے آدمی موجود ہیں جو ہنسی کریں گے اور ان باتوں کو سن کر ٹھٹھا کریں گے مگر تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ خدا تعالیٰ خود اس کیلئے موجود ہے۔ وہ خدا پرانا نہیں ہو گیا جیسے انسان بڈھا ہو کر پیر فرتوت ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تھا اور وہی خدا ہے جو آنحضرت ﷺ کے وقت تھا اس کی وہی طاقتیں اب بھی ہیں جو پہلے تھیں۔ لیکن جو کچھ میں کہتا ہوں تم اس پر عمل نہ کرو تو میری جماعت میں نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے مصالح کو خوب جانتا ہے لوگ مجھے کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ہمیں مارا اور مسجد سے نکال دیا میں یہی جواب دیتا ہوں کہ اگر تم جواب دو تو میری جماعت میں سے نہیں۔ تم کیا چیز ہو صحابہؓ کی حالت کہ اُن کے کس قدر خون گرائے گئے پس تمہارے لئے اُسوہ حسنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے دیکھو وہ کیسے دنیا سے باہر ہو گئے تھے۔ انسان میں جس قدر جوش ہوتے ہیں وہ دنیا کے لئے ہی ہوتے ہیں کسی ہنگامہ کی خبر دنیا کا مال عزت یا اولاد خدا سے آتی ہے۔ اس کے سوا جھوٹی عزتوں کا کیا ہے نبیوں سے بڑھ کر عزت کسی کی نہیں مگر دیکھو انہیں کیسے کیسے دُکھ دیئے گئے نماز میں ان پر گندے گوبر ڈالے گئے۔ قتل کے ارادے کئے گئے اور آخر مکہ سے نکالا گیا لیکن خدا تعالیٰ کے حضور آپ کی وہ عزت اور عظمت ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو خدا تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے بغیر اس کے یہ مقام مل ہی نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۶۳ تا ۱۶۶)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان　　اداریہ　　26 نومبر 1998

احمدیت کی مخالفت یا غنڈہ گردی

اگرچہ یہ بات ہم کئی دنوں سے محسوس کر رہے تھے اور سمجھ دار مسلم طبقہ بھی ایک عرصہ سے بالخصوص دیوبندیوں کو یہ سمجھانے میں مصروف ہے کہ اگر انہیں جماعت احمدیہ کی مخالفت مقصود ہی ہے تو وہ صرف دلائل اور گفتگو کے ذریعہ ہی ہونی چاہئے اس کیلئے اگر غنڈہ گردی مار پیٹ اور تشدد کا سہارا لیا گیا تو ایک روز ''تحفظ ختم نبوت'' کی یہ تحریک ملی ٹنسی (MILITANCY) میں تبدیل ہو کر رہ جائے گی۔ بالعموم دیوبندی بھی اس کا یہی جواب دیتے رہے ہیں کہ وہ کبھی بھی دیوبندیوں کے خلاف مار پیٹ اور تشدد کا سہارا نہیں لیتے بلکہ مناظروں گفتگو اور ختم نبوت کانفرنسوں کے ذریعہ وہ جب بھی احمدیت کی مخالفت کرتے ہیں تو احمدی معاشرے میں بلاوجہ کا پروپیگنڈہ کر کے اُنہیں بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اصل حقیقت جسکی وضاحت ہم کئی مرتبہ بدر کے کالموں میں کرتے رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف پریس کانفرنسوں کے ذریعہ بھی کی جاتی رہی ہے کہ دیوبندی ہرگز دلیل کا جواب دلیل سے دینے کے عادی نہیں بلکہ انہوں نے احمدیوں کے خلاف فتوے شائع کر رکھے ہیں کہ احمدی مرتد ہیں اور مرتد کی سزا واجب القتل ہے۔ (دیکھو کتاب ''قادیانی مسائل'' شائع کردہ دارالعلوم دیوبند) پھر یہ دیوبندی کس منہ سے کہتے ہیں کہ یہ دلیل کا جواب دلیل سے دیتے ہیں۔

حال ہی میں اس حقیقت کا انکشاف راجستھان پولیس نے دھولپور ضلع کے گاؤں باڑی سے دو ایسے انتہا پسندوں کو پکڑ کر کیا ہے جن کے نام عبدالرحمٰن اور عبدالنور بتائے جاتے ہیں دونوں کو خطرناک ہتھیاروں سمیت گرفتار کیا گیا ہے پولیس کے مطابق دونوں کا تعلق منی پور کے ملی ٹینٹ گروپ پیپلز یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ سے ہے باڑی راجستھان کے امام مسجد ایوب خان سے ان کے تعلق تھے۔ باڑی کا یہ امام بھی انہی انتہا پسندوں کے گاؤں کا رہنے والا بتایا جاتا ہے۔ پولیس کے مطابق ایسے بہت سے انتہا پسند نوجوان آگرہ کی مسجدوں میں بھی امام بن کر رہ رہے ہیں۔ مذکورہ دونوں انتہا پسندوں نے راجستھان پولیس کے روبرو اقبال کیا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف مسلم عوام کو گمراہ کرنے اور دہشت پھیلانے کا کام کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں ہر دو کے پاس ایک فتویٰ بھی ملا ہے۔ (امر اُجالا ۱۲/اکتوبر ۹۸ء۔ دینک جیوتی'' جے پور ۱۳/اکتوبر ۹۸ء پترکا جے پور ۱۶/اکتوبر ۹۸ء)

مذکورہ دونوں نوجوان نہایت غریب خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں معمولی زمین رکھنے والے کسانوں کے بیٹے ہیں جن کے خاندان کھیتوں میں مزدوری کر کے اور رکشہ چلا کر اپنا گزارا کرتے ہیں ایسے غریب اور معصوم لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے مفاد کی خاطر ہلاکت کے راستوں پر ڈال دینا یہ بھلا کہاں کی خدمت اسلام ہے۔ اگر لالچ دینی ہی ہو تو نیکی کے کاموں کی طرف دینی چاہئے بھلا تباہی و بربادی کی طرف لالچ دینا کیا یہ ''تحفظ ختم نبوت'' ہے۔ خدا جانے ہندوستان بھر میں ایسے کتنے نوجوان ہوں گے جن کی اُبھرتی ہوئی جوانیوں کو دیوبندی ''جہاد'' کے نام پر قربان کیا جا رہا ہوگا۔ کتنے ہی مجبور اور بے سہارا نوجوان اس راستے سے (MILITANCY) کے جہنم میں جھونکے جا رہے ہونگے۔

یہ بات معلوم کی جانی چاہئے کہ ان دنوں بالخصوص ہماچل، ہریانہ، راجستھان میں مذہبی انتہا پسندی میں اضافہ اور حالیہ بعض وارداتیں کس فرقہ اور کس ملک کے ایماء پر ہو رہی ہیں۔ کونسا ایسا فرقہ ہے جو ایسے کاموں کے متعلق دینی جہاد کا عقیدہ رکھ کر فوراً کسی کے زیر نگر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا حکام سے ہماری درخواست ہے کہ ان انتہا پسندانہ وارداتوں کو معمولی نہ سمجھ کر سنجیدگی سے ان کا نوٹس لیں اگر وقت رہتے اس طرف دھیان نہ دیا گیا تو فرقہ وارانہ دہشت گردی پھیلانے والا یہ ناگ پاکستان کی طرح احمدیہ جماعت سے نکل کر دوسرے فرقہ کے مسلمانوں اور پھر دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی ڈسنا شروع کر دے گا۔ پاکستان میں پہلے پہل دیوبندی دہشت گردی نے ۱۹۵۳ء میں احمدیوں کے خلاف تشدد کا سلسلہ شروع کیا تھا پھر ۱۹۸۵ء سے شیعہ فرقہ کے لوگ لپیٹ میں آنے شروع ہوئے اور اب تو بریلوی بھی ان کا شکار ہو رہے ہیں۔ شیعہ تو خیر پاکستان میں اقلیت میں ہیں لیکن بریلوی تو پاکستان کی اکثریت ہیں وہ بھی آج ان دیوبندیوں کے خوف سے پاکستان میں تھر تھر کانپ رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ دہشت پھیلانے کیلئے سعودی دولت صرف دیوبندیوں کو نصیب ہو رہی ہے۔ اور وہ سعودی دولت کے بل بوطے پر جس کو چاہے مرعوب کر سکتے ہیں۔ اب تو بدقسمتی سے وطن عزیز میں بھی اِکا دُکا دیوبندی بریلوی وارداتیں شروع ہو چکی ہیں گزشتہ سال ٹھیک ماہ رمضان میں بمبئی میں دیوبندی بریلوی فساد ہوا جس میں غالباً موتیں بھی ہوئیں۔

ہندوستان میں یہ سلسلہ چائے کے باغات سے بھرپور آسام کے انتہا پسندوں کی مدد سے شروع کیا گیا ہے بالآخر اس میں راز کیا ہے۔ یہ معلوم کرنا تو حکام کا کام ہے۔

ذیل میں ہم مذکورہ ہندی اخبارات کے عکس مع ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔

(منیر احمد خادم)

خوشگوار مذہبی ماحول بگاڑنے کی کوشش میں لگے تھے

باڑی (دھولپور۔ نامہ نگار) ۱۱ اکتوبر بذریعہ پولیس کل پکڑے گئے منی پور کے دو مسلح نوجوانوں نے ابتدائی پوچھ تاچھ کے بعد یہ تسلیم کر لیا ہے کہ وہ مذہب کی آڑ میں فرقہ وارانہ ماحول بگاڑنے کی کوشش میں لگے تھے رحمان اور نور کو آج بوجہ عدالت میں رخصت ہونے کے آنریری اعلیٰ جج کی جائے رہائش پر پولیس ریمانڈ کیلئے پیش کیا گیا پولیس کو ابھی ان سے اہم معلومات مل جانے کی امید ہے۔

مقامی پولیس نے منی پور کے رہنے والے عبدالرحمٰن اور عبدالنور کو غیر قانونی ریوالور چاقوؤں اور کارتوسوں سمیت شہر سے ہی پکڑا تھا۔ جن سے سخت پوچھ تاچھ کی جا رہی ہے۔ پوچھ تاچھ کے دوران دونوں نوجوانوں نے تسلیم کیا کہ یہ مسلمانوں کے اپنے ہی فرقہ قادیانی مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے۔ ان کے پاس سے پولیس نے ایک فتویٰ بھی برآمد کیا ہے۔ ان نوجوانوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ محلہ گمٹ کے یعقوب ولد سراج الدین کے ہاں آیا جایا کرتے تھے جو منی پور کا رہنے والا ہے۔ عبدالنور کے خاندان میں ان کے دو بھائی مسمیان عبداللطیف اور عبدالستار اور والدین موجود ہیں اس کے خاندان کے پاس تین بیگھہ اراضی بھی ہے ان کی مالی حالت بگڑی رہتی ہے۔ عبدالنور صرف مڈل پاس ہے اور آج سے آٹھ سال پہلے مذہبی امور میں ہی مصروف رہا۔ اور کئی بار اپنے خاندان کی مالی مدد بھی کر چکا ہے گرفتار شدہ دوسرے نوجوان مسمی عبدالرحمٰن کے پانچ بھائی ایک بہن اور والدین موجود ہیں اس خاندان کی صرف۔ دو بیگھہ اراضی ہے ذرائع آمد نہ ہونے کی وجہ سے اس کا بڑا بھائی رکشہ چلاتا ہے اور اس کے خاندان کے دوسرے ممبران دوسرے لوگوں کے کھیتوں میں محنت مزدوری کرتے ہیں مالی بدحالی کے سبب رحمان بھی مذہب سے جڑ گیا اور مالی خوشحالی حاصل کر لی بعد میں وہ بھی اپنے افراد خاندان کی مالی مدد کرنے لگ گیا تھا پولس کی انکوائری کے دوران دونوں نوجوانوں نے اصلاح کے حصول کے ذرائع کے بارے میں بھی اہم معلومات دی ہیں پولیس ان ذرائع کی تصدیق کر رہی ہے اور کچھ پولس دستے کچھ نشان دہ جگہوں کی طرف روانہ کئے گئے ہیں گرفتار شدہ نوجوان آگرہ میں بھی کئی مقامات پر رہ چکے ہیں ان کے تعلق میں وسیع پڑتال کیلئے محکمہ خفیہ سے بھی مدد لی جا رہی ہے۔ پولیس نے ان دونوں سے دو بیگ اور ایک اٹیچی بھی برآمد کی ہے بیگ وغیرہ کی تلاشی لینے پر ان میں ایک ریوالور 48 بور۔ ایک 32 بور کے علاوہ 33 کارتوس دو رامپوری چاقو منی پوری اور اردو زبان میں طبع شدہ لٹریچر اور ہاتھ کی گھڑیاں برآمد ہوئی ہیں اس کے ساتھ ہی ان کے قبضے سے مختلف پہراوے کی کافی تعداد میں پوشاکیں بھی ملی ہیں۔

ذرائع کے مطابق نواجوانوں کی گرفتاری کے بعد باڑی کی پولیس نے اس معاملے میں آگرہ کی پولیس سے بھی رابطہ کیا ہے آگرہ کی پولیس کو کچھ اہم معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ (امر اجالا 12 اکتوبر 98)

(تصویر میں منی پور کے نوجوان عبدالرحمٰن و عبدالنور جنہیں ریوالوروں سمیت گرفتار کیا گیا)

दैनिक नवज्योति　　जयपुर, मंगलवार, 13 अक्टूबर, 1998

• भरतपुर • अलवर • धौलपुर • करौली • सवाईमाधोपुर • भरतपुर • अलवर • धौलपुर • करौली •

धौलपुर में साम्प्रदायिक तनाव फैलाने की साजिश

न्यूज सर्विस
बाड़ी (धौलपुर), 12 अक्टूबर।

पुलिस द्वारा कल पकड़े गए मणिपुर के दो हथियारधारी युवकों ने प्रारम्भिक पूछताछ के बाद यह स्वीकार किया है कि वे धर्म की आड़ में साम्प्रदायिक सद्भाव बिगाड़ने की कोशिश में लगे थे। रहमान तथा नूर को आज न्यायालय का अवकाश होने के कारण अतिरिक्त मुख्य न्यायिक मजिस्ट्रेट के निवास पर पुलिस रिमाण्ड के लिए पेश किया गया। पुलिस को अभी इनसे महत्वपूर्ण सूचनाएं मिलने की उम्मीद है।

स्थानीय पुलिस ने मणिपुर निवासी अब्दुल रहमान तथा अब्दुल नूर को अवैध रिवाल्वर, चाकुओं तथा कारतूसों सहित शहर से ही पकड़ा था, जिनसे कड़ी पूछताछ की जा रही है। पूछताछ के दौरान दोनों युवकों ने स्वीकार किया कि वे अपने ही समुदाय के कादियान मुसलमानों के विरुद्ध लोगों को गुमराह कर रहे थे।

युवकों ने बताया कि वे मोहल्ला गुम्मट में याकूब (25) पुत्र सिराजुद्दीन के यहां आते जाते थे जो मणिपुर का रहने वाला है। अब्दुल नूर के परिवार में उनके दो भाई अब्दुल लतीफ तथा अब्दुल सत्तार तथा माता-पिता हैं। तीन बीघा जमीन का छोटा-सा टुकड़ा इसके परिवार के पास है जिससे परिवार की आर्थिक स्थिति बिगड़ी रहती है। अब्दुल नूर केवल कक्षा 8 तक पढ़ा है तथा 8 वर्ष पूर्व धार्मिक कार्यों में

मणिपुरी युवकों से कड़ी पूछताछ में रहस्योद्घाटन

जुट गया था तथा कई बार अपने परिवार की आर्थिक सहायता कर चुका है। पकड़े गए दूसरे युवक अब्दुल रहमान के पांच भाई, एक बहन तथा माता-पिता हैं। इस परिवार में भी दो बीघा जमीन है। आय के साधन न होने के कारण बड़ा भाई रिक्शा चलाता है तथा परिवार के अन्य सदस्य दूसरों की खेतों की मजदूरी करते हैं। आर्थिक विपन्नता के कारण रहमान भी धर्म से जुड़ गया तथा आर्थिक सम्पन्नता प्राप्त कर ली। बाद में वह भी अपने परिवार की मदद करने लगा था।

पुलिस द्वारा पूछताछ के दौरान दोनों युवकों ने हथियारों के स्रोतों के बारे में भी पुलिस को महत्वपूर्ण जानकारियां दी हैं। पुलिस इन स्रोतों की पुष्टि करा रही है तथा पुलिस पार्टियां कुछ स्थानों पर भेजी गई हैं। पकड़े गए युवक आगरा में कई जगह रह चुके हैं। उनके संबंध में विस्तृत जांच के गुप्तचर विभाग की मदद ली जा रही है। पुलिस को इन दोनों से दो बैग तथा एक अटैची भी बरामद हुई हैं, जिनमें तलाशी लेने पर एक रिवाल्वर 48 बोर, एक रिवाल्वर 32 बोर के अलावा 33 कारतूस, दो रामपुरी चाकू, उर्दू व मणिपुरी भाषा में लिखित साहित्य और हाथघड़ियां बरामद हुई है। इसके साथ ही उनके कब्जे से विभिन्न वेशभूषा की बड़ी संख्या में पौशाकें भी मिली हैं। सूत्रों के मुताबिक उनके पकड़ में आने के बाद बाड़ी पुलिस ने इस मामले में आगरा पुलिस से भी सम्पर्क किया है। आगरा पुलिस को कुछ महत्वपूर्ण सूचनाएं दी गई हैं।

अमर उजाला 12-10-98

साम्प्रदायिक सद्भाव बिगाड़ने की कोशिश में लगे थे

(संवाददाता)

बाड़ी, (धौलपुर), 11 अक्टूबर। पुलिस द्वारा कल पकड़े गये मणिपुर के दो हथियारधारी युवकों ने प्रारंभिक पूछताछ के बाद यह स्वीकार किया है कि वे धर्म की आड़ में साम्प्रदायिक सद्भाव बिगाड़ने की कोशिश में लगे थे। रहमान तथा नूर को आज न्यायालय का अवकाश होने के कारण अतिरिक्त मुख्य न्यायिक मजिस्ट्रेट के निवास पर पुलिस रिमाण्ड के लिए पेश किया गया पुलिस को अभी इनसे महत्वपूर्ण सूचनाएं मिलने की उम्मीद हैं।

स्थानीय पुलिस द्वारा मणिपुर निवासी अब्दुल रहमान तथा अब्दुल नूर को अवैध रिवाल्वर चाकुओं तथा कारतूसों सहित शहर से ही पकड़ा था, जिनसे कड़ी पूछताछ की जा रही है। पूछताछ के दौरान दोनों युवकों ने स्वीकार किया कि वे अपने ही समुदाय के कादियान मुसलमानों के विरुद्ध लोगों को गुमराह कर रहे थे। उनके पास से पुलिस ने एक फतवा भी बरामद किया है। इन युवकों ने बताया कि वे मोहल्ला गुम्मट में याकूब पुत्र सिराजुद्दीन (25) के यहां आते-जाते थे जो मणिपुर का रहने वाला है।

अब्दुल नूर के परिवार में उनके दो भाई अब्दुल लतीफ तथा अब्दुल सत्तार तथा माता पिता हैं। तीन बीघा जमीन का छोटा सा टुकड़ा इसके परिवार के

रिवाल्वरों सहित गिरफ्तार मणिपुर के युवक अब्दुल रहमान व अब्दुल नूर। छाया -अमर उजाला

पास है जिससे परिवार की आर्थिक स्थिति बिगड़ी रहती है। अब्दुल नूर केवल कक्षा 8 तक पढ़ा है तथा 8 वर्ष पूर्व धार्मिक कार्यों में जुट गया था तथा कई बार अपने परिवार की आर्थिक सहायता कर चुका है। पकड़े गये दूसरे युवक अब्दुल रहमान के 5 भाई, एक बहन तथा माता-पिता हैं। इस परिवार में भी 2 बीघा जमीन है-आय के साधन न होने के कारण बड़ा भाई रिक्शा चलाता है तथा परिवार के अन्य सदस्य दूसरों की खेतों की मजदूरी करते हैं आर्थिक विपन्नता के कारण रहमान भी धर्म से जुड़ गया तथा आर्थिक सम्पन्नता प्राप्त कर ली। बाद में वह भी अपने परिवार की मदद करने लगा था।

पुलिस द्वारा पूछताछ के दौरान दोनों युवकों ने हथियारों के स्रोतों के बारे में भी पुलिस को महत्वपूर्ण जानकारियां दी हैं। पुलिस इन स्रोतों की पुष्टि करा रही है तथा पुलिस पार्टियां कुछ स्थानों पर भेजी गयी हैं। पकड़े गये युवक आगरा में कई जगह रह चुके हैं। उनके सम्बन्ध में विस्तृत जांच के लिए गुप्तचर विभाग की मदद ली जा रही है।

पुलिस ने इन दोनों से दो बैग तथा एक अटैची भी बरामद हुई है, जिनमें तलाशी लेने पर एक रिवाल्वर 48 बोर, एक रिवाल्वर 32 बोर के अलावा 33 कारतूस, दो रामपुरी चाकू, उर्दू व मणिपुरी भाषा में लिखित साहित्य और हाथघड़ियां बरामद हुई हैं। इसके साथ ही उनके कब्जे से विभिन्न वेशभूषा की बड़ी संख्या में पोशाकें भी मिली हैं।

सूत्रों के मुताबिक उनके पकड़े में आने के बाद बाड़ी पुलिस ने इस मामले में आगरा पुलिस से भी सम्पर्क किया है। आगरा पुलिस को कुछ महत्वपूर्ण सूचनाएं दी गई हैं।

خطبہ جمعہ

وہ مومن نجات پاگئے جو اپنی نماز اور یاد الٰہی میں خشوع اور فروتنی اختیار کرتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۵ تبوک ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِى صَلاَتِهِمْ خٰشِعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾۔

(سورة المومنون آيات ۲ تا ۴)

ان آیات سے متعلق میں نے گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا کہ شاید گزشتہ خطبے ہی میں ان کی تفصیل کا بھی موقع مل جائے لیکن جو پہلا مضمون تھا وہ آخر تک جاری رہا۔ پس آج میں ان آیات کے متعلق احباب جماعت کو ان آیات میں مضمر وہ پیغامات دیتا ہوں جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائے اور جن کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر بہت کچھ لکھا ہے لیکن اس میں سے چند باتیں میں چنی ہیں۔ ان کا وہ ترجمہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ میں تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔ یعنی وہ مومن نجات پاگئے جو اپنی نماز اور یاد الٰہی میں خشوع اور فروتنی اختیار کرتے ہیں اور رقت اور گداز ش سے ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں۔ اس ترجمے میں ان آیات کے مرکزی بنیادی امور بیان فرمادئے گئے ہیں اور ان کی تفصیل اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع سے نا آشنا ہو، ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی، ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں۔ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اب یہ روایت تو اس لحاظ سے بہت قابل غور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جن کی ساری زندگی خشوع و خضوع میں صرف ہوئی آپ یہ دعا کیوں مانگا کرتے تھے، اللہ کی پناہ کیوں چاہتے تھے۔ اس میں ایک سبق تو یہ ہے کہ ساری عمر پناہ چاہی اسی لئے ساری عمر آپ کی خشوع و خضوع ہی میں صرف ہوئی یعنی خشوع و خضوع کی توفیق ہر لحہ اللہ کی طرف سے ملتی ہے اس لئے ہر لحہ اللہ ہی سے پناہ چاہنی چاہئے۔ پس ایک تو اس حدیث میں یہ نمایاں بات مجھے محسوس ہوئی ہے لیکن دوسری بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ ایسے دل سے جو خشوع سے نا آشنا ہو، وہ دل جس کو خشوع کا علم ہی نہیں اس سے پناہ چاہتا ہوں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو اپنے لئے ایسے دل کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جو خشوع سے نا آشنا ہو۔ خشوع تو قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بہت سے ایسے لوگوں کو جن کو کبھی بھی خدا کی خشیت میں رونا نہیں آتا ان کو بھی کبھی کبھی نصیب ہو جاتا ہے تو ایسے دلوں سے جو خشوع سے نا آشنا ہوں ان سے پناہ کیوں مانگی گئی ہے۔ فی الحقیقت اس میں آئندہ زمانے میں آنے والے ایسے مادہ پرست دلوں کا ذکر ہے جن کے اوپر کبھی بھی خدا تعالیٰ کی خشیت سے، اس کے خشوع سے رقت طاری نہیں ہوتی اور آج یہ مضمون ہمیں تمام دنیا میں پھیلا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ بھاری اکثریت انسانوں کی ہے جو اور باتوں پہ تو رو پڑتے ہیں مگر اللہ کے خشوع سے کبھی نہیں روتے۔ امریکہ ہو یا چین یا جاپان یا یورپ کی بڑی بڑی طاقتیں ان کے سربراہ، ان کے سیاستدانوں سب پر یہ آیت چسپاں ہوتی ہے۔ آپ نے کبھی بھی ان کو اللہ کے ذکر سے روتے نہیں دیکھا ہوگا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرما رہے ہیں وہ اس سے نا آشنا ہیں ان کو علم ہی کوئی نہیں کہ ذکر الٰہی کیا ہوتا ہے اور یہ بناء ہے کہ اس ذکر کی وجہ سے تم کبھی بھی ان کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی نہیں دیکھو گے۔ ان سے پناہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنی امت کو یہ نصیحت فرمائی گئی ہے کہ ان کے اثرات سے خدا کی پناہ مانگنا۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہرگز بعید نہیں کہ تم بھی رفتہ رفتہ انہی کے رنگ میں ڈھلتے چلے جاؤ گے اور ویسے ہی دل تمہارے دل بھی ہو جائیں گے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ وہ بھاری تعداد مسلمانوں کی جو ان لوگوں سے متاثر ہیں اور دنیا طلبی میں ان کی ساری زندگی خرچ ہو رہی ہے وہ ذکر الٰہی میں خشوع سے نا آشنا ہیں۔ کبھی کبھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ان کے دل میں بھی خشوع ہے یعنی اس وقت جبکہ وہ رمضان مبارک کے آخری جمعے میں حاضر ہوتے ہیں تو ان میں سے بھی بہت سے لوگوں کی آپ چیخیں نکلتے دیکھیں گے۔ لیکن اس خشوع میں اور ان دلوں میں جو خشوع سے عاری ہیں بہت بڑا فرق ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت وہ خدا کی محبت میں نہیں روتے، اپنی ضرورت کے لئے روتے ہیں اور سارے سال کے جو اپنے گناہ یاد آجاتے ہیں ان پہ روتے ہیں مگر خشوع میں رونا محبت الٰہی کی وجہ سے ہے۔ یہ بنیاد ہے اس رونے کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم محبت الٰہی کی وجہ سے رویا کرتے تھے اور ایک ایسا رونا ہے جو بے اختیار ہے جب ذکر چل پڑے تو آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں۔ ایسے آخر زمانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پناہ مانگی ہے جس زمانے میں ایسے دل ہونگے اور میں سمجھتا ہوں کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے ایک بہت بڑی تنبیہ ہے۔

چنانچہ پھر فرمایا، 'ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی' اب میں نے ذکر کیا تھا کہ وہ دعائیں بہت مانگتے ہیں اپنی ضرورت کے وقت مصیبت میں مبتلا ہو کر بظاہر روتے اور چلاّتے ہیں مگر جن کے دل اللہ کی محبت کی وجہ سے رونا نہ جانتے ہوں ان کی دعائیں سنی نہیں جاتیں۔ پس فرمایا ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ اب آپ دیکھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لازماً اپنے متعلق بات نہیں کر رہے کیونکہ آپ کی دعا تو ہمیشہ ہر لحہ سنی جاتی ہے۔ دعا دل میں پیدا ہونے سے پہلے بھی سنی جاتی تھی۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر وہ آیات نازل نہیں ہوئیں جن میں حضرت زکریا کا ذکر تھا اور فرمایا گیا کہ "وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا" اے میرے ربّ میں نے کبھی بھی اپنی دعا کی قبولیت کے بارے میں جو تیرے حضور کی گئی ہو اپنے آپ کو بد نصیب نہیں پایا۔ ہر دعا جو کی وہ ہر دعا تو نے سنی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود اپنے لئے ایسے دل سے کیسے پناہ مانگ سکتے ہیں۔ تو یہ مضمون متعلق ہے یہ سارا سلسلہ اسی آخری دور کا چل رہا ہے جس میں لوگ اللہ کی خشیت کی وجہ سے اور خشیت اور خشوع خضوع ان دونوں کو عرب اہل لغات نے ہم معنیٰ قرار دیا ہے۔ اس پہلو سے کہ خشوع کے اندر خشیت یعنی اللہ کا خوف شامل ہے اور اس کی محبت بھی شامل ہے لیکن خشیت میں صرف محبت شامل نہیں تو خشوع ایک حاوی لفظ ہے جو بہت وسیع معنوں پر اطلاق پاتا ہے۔ اس پہلو سے ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یقیناً ان لوگوں کی باتیں فرما رہے ہیں جو آئندہ زمانے میں کبھی کبھی نمازوں میں گریہ وزاری کرتے ہوئے دکھائی دیں گے مگر چونکہ محبت الٰہی کی وجہ سے ان کی گریہ وزاری نہیں اس لئے ان کی ایک نمایاں علامت ہوگی کہ ان کی دعائیں سنی نہیں جاتیں اور سنی نہیں جائیں گی اور بڑی بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ملتی ہے وہ دعائیں کرتے ہیں، روتے پیٹتے ہیں، مگر سنی نہیں جاتیں۔ پھر شکوہ کر کے اور بھی خدا سے دور ہٹ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کیا فائدہ اس رونے پیٹنے کا۔ جب وہ ہماری سنتا ہی نہیں اور بعض احمق نوجوان احمدیوں میں بھی ایسے نظر آجاتے ہیں کہیں کہیں جنہوں نے اپنے امتحان کے لئے دعائیں مانگیں اور روئے پیٹے اور آخر پہ نمازیں بھی چھوڑ بیٹھے کہ ہم نے تو دعا مانگی تھی وہ قبول نہیں ہوئی اس لئے نمازوں کا فائدہ ہی کوئی نہیں۔ تو یہ انہی سب کا ذکر ہے، انہی کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ جب امن کی حالت میں تمہیں اللہ کی محبت میں رونا نہیں آیا کرتا تھا تو اب اپنے مقصد کے لئے جو اس کے پاس جا کے چلاّتے ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایسی دعائیں نہیں سنی جائیں گی۔ یہ قطعیت کے ساتھ پیشگوئی ہے اس لئے کوئی اس تقدیر الٰہی کو تبدیل نہیں کر سکتا۔

پھر فرمایا ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیری تو ایسی سیری تھی کہ دنیا و مافیہا کا سب کچھ آپ کو عطا کیا گیا مگر آپ نے اس سے استغناء فرمایا۔ آپ کی ساری زندگی سیری کی ایسی مثال پیش کرتی ہے کہ کبھی دنیا کے کسی نبی نے ایسی مثال پیش نہیں کی۔ تو آپ فرما رہے ہیں ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ لازم ہے کہ اپنا نفس مراد نہیں ہے۔ وہی دنیا مراد ہے جس دنیا کی باتیں فرما

رہے ہیں۔ یعنی آئندہ آنے والی دنیا اور وہ دنیا سیر نہیں ہوگی۔ مادہ پرست سیر ہوتا ہی نہیں وہ جتنا زیادہ مانگے اگر وہ مانگا ہوا بھی سارا اس کو دے دیا جائے تو وہ سیر نہیں ہوگا، مزید چاہے گا کیونکہ اس کی مثال جہنم کی سی ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے وہ کہے گی "هَلْ مِنْ مَّزِيْد" جب بھی خدا ایندھن جھونکے گا تو وہ پوچھے گی کہ اے خدا اور بھی کچھ ہے تو وہ بھی ڈال دے۔

پس یہ متقیوں کے نفس کی بات ہرگز نہیں ہو رہی، اولیاء کے نفس کی بات ہرگز نہیں ہو رہی، ان کے نفس کی بات بھی نہیں ہو رہی جو کچھ نہ کچھ ایمان رکھتے ہوں۔ کلیۃً ایمان سے نابلد لوگوں کی باتیں ہو رہی ہیں۔ فرمایا کہ ان کا نفس سیر نہیں ہو سکتا۔ پس ان کی دعا سنی بھی جائے تو هَلْ مِنْ مَّزِيْد کی آوازیں اٹھتی رہیں گی اور پھر، ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں ہوتا میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جس کا فائدہ دوسروں کو نہ پہنچے حالانکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو بھی علم تھا دین کا یا دنیا کا آپ نے کلیۃً بنی نوع انسان کے لئے وقف کر دیا تھا اور اپنی امت کو بھی یہی نصیحت فرماتے رہے کہ جتنا علم ہے وہ سارا بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خرچ کرو اور قرآن کریم ان آیات سے بھرا پڑا ہے جن کا مضمون یہ ہے کہ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ جو کچھ بھی ہم ان کو دیتے ہیں وہ اس میں سے خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔

تو دیکھیں یہ کیسے ممکن ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اولیاء تو درکنار اپنی امت کے عام لوگوں کے متعلق بھی یہ خطرہ محسوس کیا ہو۔ مگر اس زمانے کے لوگ جو دنیا پرست ہو چکے ہونگے وہ اپنے آپ کو امّت سمجھیں گے مگر وہ امّت ہونگے نہیں ان کی باتیں ہو رہی ہیں اور جو دنیا میں اپنے آپ کو اپنی تمناؤں، اپنی خواہشات کو جھونک دے، اس کا علم لوگوں کے لئے نفع رساں نہیں ہوتا۔ اب اس میں بظاہر ان حالات سے جو آج کل ہیں ایک تضاد سا دکھائی دے رہا ہے۔ دنیا پرست ہی ہیں جنہوں نے اتنے علوم ایجاد بھی کئے اور اتنے علوم میں غیر معمولی ترقی بھی کی اور اس کے نتیجے میں جو کثرت سے ایجادات کی ہیں وہ ساری نفع رساں ہیں۔ آج کوئی بھی ایسی ایجاد نہیں جس کا آغاز اہل مغرب سے نہ ہوا ہو۔ اس سے بہت پہلے آپ مسلمان دانشوروں کی باتیں تاریخ میں تو پڑھتے ہیں لیکن فی زمانہ جو علم پھیلا ہوا ہے جس کے بے شمار فوائد ہیں آپ اس علم میں اہل مغرب ہی کے محتاج ہیں جو دہریت کے سب سے بڑے علمبردار ہیں جنہوں نے دنیا کو مادہ پرستی سکھائی۔

تو یہ ایک مسئلہ حل ہونے والا باقی ہے کہ ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں کیا ان تینوں سے یہ الگ لوگ ہیں حالانکہ ایک ہی مضمون بیان ہو رہا ہے۔ درحقیقت ان کا علم نفع پہنچانے کی خاطر نہیں بلکہ نفع حاصل کرنے کی خاطر ہے۔ یہ چھوٹا سا بل دے دیں بات کو تو اصل حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ جتنے علوم دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، جتنی بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہیں، جتنی بڑی بڑی لمبی تحقیقات ہو رہی ہیں ان سب کا آخر مقصد یہ ہے کہ ہم نفع اٹھائیں، نہ یہ کہ دنیا کو نفع پہنچائیں۔ کون سا علم ہے، کونسی سائنس ہے جو دنیا کو نفع پہنچانے کی خاطر ایجاد ہوئی ہے۔ نفع حاصل کرنے کی خاطر ہے اسی وجہ سے پیٹنٹ چلتے ہیں اور نئی دوائیں ایجاد ہوتی ہیں جو بے انتہا مہنگی مگر چونکہ ایجاد کرنے میں خرچ اسی لئے کیا گیا تھا کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں اس لئے وہ اپنا حق سمجھتے ہیں کہ بنی نوع انسان کو تب فائدہ پہنچے جب ان کا منافع ہماری جیبوں میں داخل ہو جائے۔

چند دن ہوئے اس قسم کی بحثیں یہاں انگلستان کے دانشوروں میں اٹھائی گئیں تو بعض دانشوروں نے اصل حقیقت کو پکڑ لیا اور اتنی جرأت دکھائی کہ کھل کر بات کر سکیں۔ انہوں نے کہا اصل خرابی یہ ہے کہ ہم سب خود غرضی میں کرتے ہیں۔ آج ہمیں ایک ایسے نئے دور کی ضرورت ہے اور انہوں نے انگلستان کو دعوت دی کہ یہ دور انگلستان سے شروع ہو تو اس انقلابی دور کا سہرا انگلستان کے ہاتھ میں آجائے گا کہ وہ اپنے دل ٹٹول کر ایسی باتیں کریں، ایسی حکمت عملی بنائیں جس سے واقعۃً بنی نوع انسان کا فائدہ پیش نظر ہو اور اس کی پہچان یہ ہوگی کہ اس فائدے کے دوران اپنا نقصان بھی ہو تو اس کو برداشت کریں۔ یہ وہ مرکزی حکمت کی بات ہے جو قرآن و حدیث کے حوالے سے میں بڑی دیر سے ان کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں اور مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اب یہاں سے بھی وہ آواز اٹھنے لگی ہے۔ **اس دنیا کے حالات تبدیل ہو ہی نہیں سکتے جب تک اس مرکزی نکتے کو آپ نہ سمجھ جائیں کہ ایسی کوششوں، ایسی مساعی سے پناہ مانگیں کہ جو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ اپنے فائدے کے لئے ہوں۔**

پھر فرمایا، اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ، میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اگر ان چاروں چیزوں سے اللہ کی پناہ مل جائے تو پھر باقی کچھ بھی نہیں رہتا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ جن کی دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کیا ہم بھی جو جو کوششیں کرتے ہیں اس کا آخری مقصد محض اپنے آپ کو فائدہ پہنچانا تو نہیں، کیا ہماری جستجو، ہماری تحقیقات، ہماری کوششیں اس لئے وقف ہیں کہ لوگوں کو فائدہ پہنچا کر اللہ کی رضا حاصل کریں تو یہ خشیت ہے، یہ خشوع ہے۔ **ہر چیز میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتے چلے جائیں کیونکہ اللہ ان بندوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی خاطر اس کے بندوں سے محبت کرتے ہیں اور جو اس کی خاطر اس کے بندوں کے لئے مختلف نفع بخش تدبیریں سوچتے رہتے ہیں۔** پس آپ کا ہر علم اس کام کے لئے وقف ہو جانا چاہئے اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اس نصیحت کو بڑے غور سے سمجھے گی اور اپنے پلّے باندھ لے گی۔

جہاں تک خشوع کا تعلق ہے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ راتوں کو چھپ کر ہی خدا کے حضور رونا خشوع ہے اور دن کو خدا کے حضور رونا خشوع نہیں ہے، یہ بات درست نہیں ہے۔ اللہ کی یاد جب دل پر قبضہ کر جائے اور انسان اس کے لئے اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر لے تو اس وقت خشوع پیدا ہونا ایک لازمی حصہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق بھی ایسی روایات کثرت سے ملتی ہیں جن میں رات کی خشوع کا ذکر ہے۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یا دوسری امہات المومنین کی کہ رات کو چھپ کر آپ خدا کے حضور رویا کرتے تھے مگر ان روایات کی طرف لوگوں کی توجہ نہیں جہاں دن کے وقت آپؐ کے خشوع کا ذکر بھی ملتا ہے۔ چنانچہ انہی روایات میں سے ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے میں نے اخذ کی ہے۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بُكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ وہ باب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آہ و بکا کے متعلق ہے کس طرح آپ گریہ وزاری کیا کرتے تھے۔ حضرت مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ اب دو باتیں اس میں قابل توجہ ہیں۔ آدھی رات کو اٹھ کے تو نہیں لوگ سید ھا رسول اللہ ﷺ کے خلوت خانوں میں چلے جایا کرتے تھے۔ یہ تو نا ممکن ہے۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ پھر دوسری بات یہ کہ وہ پبلک جگہ تھی غالباً مسجد تھی جہاں ہر کس و ناکس جا سکتا تھا۔ تو حضرت مطرفؓ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے سینہ مبارک سے اللہ تعالیٰ کے حضور رونے کی وجہ سے ہنڈیا کے ابلنے کی جیسی آواز آرہی تھی۔ پس یہ جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے یہ نقشہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رونے کے متعلق بیان فرمایا ہوا ہے جو رات کے وقت تھا۔ دن کو بھی آپ کے سینۂ مبارک کا یہی حال ہوتا تھا۔ اور بعینہ وہی لفظ ایک اور راوی جس نے دن کو آپ کو دیکھا استعمال کر رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے بہتر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قلب کی حالت کے بیان کے لئے اور کوئی محاورہ نظر نہیں آتا۔ جو محاورہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سوجھا بعینہ وہی محاورہ حضرت مطرف کے والد نے استعمال فرمایا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ آپ کے سینۂ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز جیسی آواز آرہی تھی۔

پس نمازوں میں اس قسم کا رونا اختیار کرنا چاہئے۔ مگر جب میں کہتا ہوں 'اختیار کرنا چاہئے' تو اس کے نتیجے میں مجھے ایک خوف بھی پیدا ہوتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس حالت میں بھی گریہ وزاری کر رہے تھے دکھانا مقصود نہیں تھا اور سنانا مقصود نہیں تھا لیکن بعض دفعہ لوگوں کے رونے کی اور چلّانے کی آواز اس طرح آتی ہے کہ گویا وہ خدا کی طرف توجہ کرنے سے زیادہ اپنی توجہ مبذول کروا رہے

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves,
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان : 0092-4524-212515
رہائش : 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

ہیں۔ ایسی حالت میں آوازوں کو دبانا چاہئے۔ یہ مثال ہے اصل میں اس کے اندر یہ مضمون داخل ہے۔ ہنڈیا کے ابلنے کی آواز جب قریب جاؤ تو آیا کرتی ہے۔ دوسرے ہنڈیا کی چیخوں کی آواز آپ نہیں سنا کرتے۔ پس وہ چیخ و چہاڑ جو بعض لوگ نمازوں میں مچاتے ہیں وہ تو سب نماز پڑھنے والوں کی نمازیں خراب کر دیتی ہیں۔ جب نمازوں کے علاوہ کوئی دعا ہو اور اس میں بے اختیار چیخ نکل جائے تو اس پر کوئی حرف نہیں لیکن خصوصیت سے نماز کے وقت چیخوں سے اجتناب لازم ہے کیونکہ اس سے دوسرے تمام نمازیوں کی نماز خراب ہو جاتی ہے اور یوں لگتا ہے کہ صرف چند ہی ہیں جو رونے پیٹنے والے ہیں باقی سب کو خشوع کا علم ہی کچھ نہیں۔ یہ غلط ہے۔

اس لئے ہنڈیا کے ابلنے کے مضمون کو پیش نظر رکھیں اور یاد رکھیں جب دل میں گڑگڑاہٹ اٹھتی ہے تو قریب کے لوگوں کو اس کی آواز بھی آجائے گی مگر اس وقت اپنے اوپر ضبط کرنا اور چیخیں نہ مارنا بتا رہا ہے کہ جو گڑگڑاہٹ کی آواز ہے وہ بے اختیاری کی حالت ہے اس کو دبایا جا ہی نہیں سکتا۔ جس طرح وہ آنسو جو بے اختیار نکل آئیں ان کو لوگ آخر دیکھ ہی لیتے ہیں مگر جن پہ کوئی اختیار نہ رہے وہ آنسو ہیں جو خدا کی محبت میں بہنے والے آنسو ہیں از خود پھوٹتے ہیں اور پھر دیکھنے والے دیکھتے بھی ہیں۔

ایک اور روایت حضرت ابوامامہؓ سے اخذ کی گئی ہے یعنی ان کی یہ روایت ہے۔ ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں۔ اب دو قطرے اور دو نشان کتنی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔ مگر اللہ کی پسند کیا ہے۔ دو قطرے اور دو نشان۔ یہ قطرے جس کو نصیب ہو جائیں وہ فلاح پا جائے گا۔ اور یہ نشان جس کے بدن پر لگ جائیں وہ یاد رکھے کہ ہمیشہ اللہ ان نشانات کو پیار اور محبت سے دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ کو تو ہم سے کچھ بھی نہیں چاہئے سوائے سچے عشق اور سچی محبتوں کی علامتوں کے۔ ہمیں اس سے سب کچھ چاہئے۔ پس جب وہ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بھی اتنی قدر فرماتا ہے آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز بھی پیاری نہیں۔ اس سے اندازہ کریں کہ ہم اپنی زندگی کو اس طرح ڈھال سکتے ہیں کہ ہر حال میں زندگی کے ہر لمحے میں اللہ کی نظر ہم پر پڑتی رہے۔

قطرے تو ضروری نہیں ہمیشہ جاری رہیں مگر ساتھ ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان نشانوں کا ذکر فرمادیا جو ہمیشہ رہتے ہیں تو اللہ کبھی بھی آپ سے غافل نہیں رہتا حالانکہ آپ بسا اوقات اللہ سے غافل ہو جایا کرتے ہیں۔ یہ اس پہلو سے بہت ہی دلچسپ حدیث ہے اب میں اس کی تفصیل پڑھ کے سناتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسوؤں کا قطرہ۔ 'ایک قطرہ' جو زندگی میں کبھی کبھی بھی بہایا جا سکتا ہے فرمایا اللہ کو وہ قطرہ عزیز ہے۔

دوسرا خدا تعالیٰ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ۔ یعنی جو شہید ہو جاتے ہیں ان کے تو سارے خون بہہ جاتے ہیں مگر اللہ کی راہ میں اگر خون کا ایک قطرہ بھی بہے تو وہ قطرہ بھی اللہ کو عزیز ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ شہداء کا خون جو بہتا ہے وہ خدا کو کیسا عزیز ہوگا۔ پس یہ خون کا قطرہ تو ہر ایک کو نصیب نہیں ہے جو خدا کی راہ میں بہایا جائے۔ آنسوؤں کا قطرہ نصیب ہوتا ہے مگر وہ بھی ہمیشہ نہیں اور یہ خون کا قطرہ تو کچھ خوش نصیبوں ہی کو ملا کرتا ہے۔ چنانچہ **جماعت احمدیہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان اور بڑا فضل ہے کہ وہاں ہزارہا ایسے احمدی ہیں جن کو خدا کی راہ میں کچھ خون بہانے یا کم سے کم خون کا ایک قطرہ بہانے کا موقع ضرور عطا ہو گیا ہے۔** اس پہلو سے یہ ایک عظیم سعادت ہے جس کی کوئی مثال آپ کو دنیا میں دکھائی نہیں دے گی کہ اس کثرت سے ایک قوم ہو جس میں ہزارہا لوگوں کو اللہ کی خاطر اپنا خون بہانے کی سعادت نصیب ہو گئی۔

اس کے برعکس آپ کو دنیا میں اور بھی بہت سے فوج کش مسلمان دکھائی دیتے ہیں جو آپس میں بھی لڑتے ہیں اور بعض دفعہ دوسروں کے خلاف بھی فوج کشی کرتے ہیں یا فوج کشی نہیں بھی کرتے تو فساد برپا کرنے کے لئے بم کے دھماکے ضرور کر دیتے ہیں۔ جو ظلم کرنے والے یا فوج کشی کرنے والے ہیں ان کے خون کے قطروں کا یہ ذکر نہیں ہے، نہ ان خون کے قطروں کا ذکر ہے جن کو بعض ظالموں نے اڑا دیا کیونکہ خدا کی خاطر ایسا نہیں کیا گیا۔ یاد رکھیں یہاں خدا کی خاطر قطرہ بہانے والوں کا ذکر ہے۔ پس اس پہلو سے اگر آپ طالبان کی بات کریں تو طالبان جو خون بہاتے ہیں وہ خدا کے منشاء کے خلاف بہاتے ہیں۔ اس لئے ان کا اپنا بہنے والا خون کیسے خدا کی رضا جوئی کا موجب بن سکتا ہے جن کی زندگیاں وقف ہوں لوگوں پر ظلم کرنے کے لئے اور ناحق خون بہانے کے لئے۔ اگر اس سلسلے میں ان کا خون بہتا ہے تو ضائع ہو رہا ہے۔ وہ زمین کو گندہ کر رہا ہے کیونکہ ہر وہ خون کا قطرہ جو خدا کی منشاء کے خلاف بہایا جائے وہ اس کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے اس کی رضا جوئی کا موجب نہیں ہوتا۔

پس ایسی مثالوں سے آپ معاملے کو مشتبہ نہ ہونے دیں۔ ایسے لاکھوں ہیں جو اس طرح بظاہر خدا کی خاطر جہاد کرنے کے لئے نکلتے ہیں لیکن ان کے جہاد کے مقصد فتوحات ہیں جو سیاسی فتوحات ہیں، ان کے جہاد کے مقاصد میں اگر دینی فتوحات ہیں تو ایسی فتوحات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم میں بھی نہیں تھیں کہ ایسی فتوحات کو اسلامی کہا جا سکتا ہے۔ ٹیریٹوریل (Teritorial) یعنی جغرافیائی فتوحات ہیں۔ اور جہاں یہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام کی خاطر لڑ رہے ہیں وہاں اسلام کو جبراً نافذ کرنے کی کوشش میں لڑتے ہیں۔ اب یہ جبراً اسلام کا نفاذ جو ہے یہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت سے اس طرح ٹکرا رہا ہے کہ آپس میں کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ کی آیت سے ٹکرا رہا ہے، لکم دینکم ولی دین کی آیت سے ٹکرا رہا ہے۔

پس یہ اچھی طرح پیش نظر رکھ لیں کہ **خدا کی خاطر دین کو جبراً نافذ کرنا خدمت دین نہیں ہے۔ یہ دین سے شدید دشمنی ہے۔** کیونکہ جن لوگوں پر جبراً دین نافذ کیا جائے ان کے دل میں دین سے سخت تنفر پیدا ہوتا ہے اور وہ ایسے ملکوں سے بھاگتے ہیں جہاں یہ ہو رہا ہے۔ بہت سے پناہ گزین آپ کو جو لاکھوں کی تعداد میں ہیں افغانستان سے بھاگے ہوئے جرمنی یا دوسرے ملکوں میں ملتے ہیں ان سے آپ پوچھ کے دیکھ لیں وہ خدا کے نام پر جبر سے بھاگے ہیں اور ان کو اس جبر نے دینی پہلو سے ذرہ بھی فائدہ نہ دیا۔ اگر وہ تلوار سے ڈر کر کوئی عبادات بظاہر خدا کی خاطر بجالا رہے ہوں وہ تو تلوار کی عبادات ہیں، ان کا خدا سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جب بھاگتے ہیں تو ایسی قوموں کی طرف بھاگتے ہیں جن کا واقعۃً خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یعنی خدا کے نام پر جبر تو نہیں کرتے مگر ایسے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں جو خدا سے ڈر کے بھاگے ہوئے ہوں یا خدا والوں سے ڈر کر بھاگے ہوئے ہوں اور اس کے نتیجے میں کلیۃً مادہ پرست بنا دیتے ہیں۔ پس ایسی قوموں کا میں نے مطالعہ کیا ہے، خصوصاً جرمنی میں بکثرت آباد ہیں، وہ اکثر پھر مادہ پرست ہو جاتی ہیں اور اگر دین نام کی کوئی چیز ان کے اوپر مسلط بھی ہو تو وہ بھی جبری دین ہے۔ پس یہ چیزیں دین کا حلیہ بگاڑنے والی چیزیں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس قطرۂ خون کی باتیں کر رہے ہیں ان کا آج کی دنیا میں مسلمانوں میں بھی نشان دکھائی نہیں دیتا۔ اگر ہے تو ان احمدیوں پر اطلاق ہونے والا یہ فرمان نبوی ہے جن کا روزانہ دین کے رستے میں خدا کی خاطر خون بہایا جاتا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب پاکستان میں کسی نہ کسی طرح احمدیوں کا خون نہ بہایا جا رہا ہو۔ عوام ان کو مارتے ہیں، مولوی اٹھاتے ہیں ان عوام کو کہ ان کو مارو، ان پر پتھراؤ کیا جاتا ہے، ان کو گلیوں میں گھسیٹا جاتا ہے، ان پر چاقوؤں سے حملے کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن اس سے بہت زیادہ چیزیں اس قوم کو خدا تعالیٰ سبق کے طور پر دکھلا بھی رہا ہے اور احمدیوں کو یہ فرق پیش نظر رکھنا چاہئے کہ ان کے قطرے تو خدا کے ہاں مقبول ہیں لیکن جن کے خون ٹنوں کے حساب سے بہائے جا رہے ہیں ان کا ایک بھی قطرہ خدا کو مقبول نہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں کہ وہ ان میں نہیں بلکہ ان میں شامل ہیں جو خدا کی خاطر خون بہاتے ہیں۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس حدیث کو میں دوبارہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا دوسرا خدا تعالیٰ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ، اور خون کا ایک قطرہ محاورۃً اس بات کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کہ بہت کم خون بہانے والے ہونگے۔ وہ آئندہ زمانہ جس کی باتیں ہو رہی ہیں ان میں شاذ ہی خدا کی خاطر خون کے قطرے آنکھوں سے بہیں گے یا جسموں سے بہیں گے تو جب ایک چیز کم ہو جائے تو اس کی قدر بڑھ جایا کرتی ہے۔ پس اس پہلو سے اس حدیث کا یہ معنی ہوگا کہ جس دور میں اللہ کے نزدیک اللہ کی خاطر خون بہانے والے بہت کم رہ جائیں گے تو اللہ قطرے قطرے پر پیار کی نظر رکھے گا۔ اگر پیاسا ہو تو وہ

بعض دفعہ شبنم کا ایک قطرہ بھی چاٹتا ہے خواہ اس سے پیاس بجھے نہ بجھے مگر اللہ نے تو محبت سے اس کو چاٹنا ہے پیاس بجھانے کی خاطر تو نہیں۔ اس لئے قطرے قطرے پر نظر رکھے گا۔ اس خون کے قطرے پر جو خدا کی خاطر بہایا جارہا ہے۔

لیکن جو دوسری بات میں نے کہی تھی وہ نشان، وہ نشان کیا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیشانی پر جو نشان پڑتا ہے یہ وہ نشان ہے جو خدا کی خاطر لگایا جاتا ہے۔ بعض لوگ نہ بھی کوشش کریں تو بھی ان کے نشان پڑ بھی جاتا ہے۔ مگر ایک نشان ہے جو خالصۃً اللہ کی عبادت کرنے والوں کے جسم پر بھی پڑتا ہے اور عام عبادت کرنے والوں کے جسم پر بھی پڑتا ہے اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں ہے اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ فلاں نے دکھاوے کی خاطر یہ نشان ڈالا اور فلاں شخص نے للّٰہی محبت کی وجہ سے یہ نشان پڑنے دیا اور یہ نشان ہے جو پاؤں پر ہے، ماتھے پر نہیں۔ جتنے نماز پڑھنے والے ہیں کوئی بھی ہوں دکھاوے کی پڑھتے ہوں یا سچی پڑھتے ہیں ان کے پاؤں کے اوپر ایڑی کے نیچے ایک گٹہ سا ضرور پڑتا ہے اور یہ گٹہ جو ہے یہ اگر پہچان کے دیکھیں غور سے تو آپ کو اپنے پاؤں پہ بھی ضرور دکھائی دے گا اور باقی سب لوگوں کے پاؤں پر بھی دکھائی دے گا۔

تو اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ فرمان سنیں۔ خدا تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی کے نتیجے میں پڑنے والا نشان۔ اب فرائض کی ادائیگی میں یہاں ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عبادت کا ذکر نہیں فرمایا اس لئے وہ مضمون بھی جو میں نے بیان کیا ہے درست ہے اس پہلو سے کہ خدا کی طرف سے عائد کردہ فرائض کے سلسلے میں پڑتا ہے لیکن اور بھی بہت سے فرائض ہیں۔ اب دنیا میں جتنے بھی محنت کرنے والے ہیں ان کے ہاتھوں پر نشان پڑ جاتے ہیں مگر جو اللہ کے لئے وقار عمل کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پہ نشان پڑتے ہیں۔ تو دونوں نشانوں میں ایک فرق ہے۔ اللہ فرماتا ہے جو میری خاطر کام کرتا ہے اس کے بدن پہ جہاں بھی نشان پڑے گا وہ لازم نہیں کہ پاؤں پر ہی پڑے جہاں بھی پڑے گا اللہ اس کو پیار سے دیکھے گا۔ تو آپ میں سے لاکھوں احمدی ہیں جن کو خدا کی خاطر وقار عمل کی توفیق ملی ہے۔ انگلستان میں بھی بڑی بڑی عمارتیں جماعت احمدیہ نے وقار عمل کے ذریعے تعمیر کی ہیں اور ہر سال خدام کا اجتماع ہو یا انصار کا یا لجنات کا دیکھیں کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ جلسہ سالانہ پر بھی بعض لوگوں کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ سارا سال وہ کام کرتے ہیں اور اگر وہ غور کر کے دیکھیں تو اس محنت کے نتیجے میں لازماً ان کے جسم پر کوئی نشان پڑ جاتے ہیں۔ ایسے نشان جب پڑ جاتے ہیں جن کی طرف ان کو جب تک توجہ نہیں دلائی گئی توجہ ہوئی ہی نہیں ہوگی۔ لیکن اللہ کی ان کی طرف توجہ ہے۔ کتنا مہربان ہے، کس قدر اپنے بندوں پر پیار اور محبت کی نظر ڈالنے والا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ ان نشانوں کو دیکھتا ہے اور محبت کرتا ہے

ان سے اور ایسے نشانوں سے زیادہ اس کو کوئی نشان عزیز نہیں جو خدا کی خاطر پڑ گئے ہوں۔ اس 'خدا کی خاطر' لفظ نے پاؤں کے نشانوں کو بھی دوسرے لوگوں کی عبادت سے ممتاز کر دیا کیونکہ جن کی عبادت خالصۃً اللہ نہیں ان کے نشان بھی للہ نہیں اور ایک ایسا امتیاز کر دیا جو کھلم کھلا ہر ایک کو دکھائی دے سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی خاطر وقار عمل کرنے والوں کی دنیا میں ایک ہی جماعت ہے جو جماعت احمدیہ ہے۔ دوسرے لوگ جو کام کرتے ہیں بعض دفعہ جہاد کے نام پر بھی ان کو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے لیکن جو جہاد ہی اللہ کے ہاں مقبول نہ ہو اس کو جہاد کا نام تو دیا گیا ہو مگر وہ محض دنیا میں ایک فساد پھیلانے کا ذریعہ بنا ہوا اس سلسلے میں جتنے نشان پڑتے ہیں وہ الگ ہیں۔ میں جن نشانوں کی بات کر رہا ہوں وہ بالکل الگ نشان ہیں اور کسی ہنگامی خطرے کے وقت کے وہ نشان نہیں ہوتے۔ اب خدا کو کون سا خطرہ ہے، کونسی مصیبت پڑی ہوئی ہے کہ وہ دوڑے جائیں اور اللہ کی خاطر کدالیں اٹھالیں۔ یہ جو دوسرے نشان ہیں یہ ہمیشہ خطروں کی علامتیں ہیں۔ جب بڑے بڑے بند لگانے پڑتے ہیں سیلابوں کے خطرے سے، جب فوجوں کو خطرہ در پیش ہو وہ کھدائی کرتی ہیں اپنے مورچوں کی تو یہ اور مضمون ہے۔ ہر جگہ اپنے نفس کا بچاؤ شامل ہے اس میں، لیکن جن خدام کو بلایا جاتا ہے یا جن انصار کو وقار عمل کے لئے بلایا جاتا ہے، لجنات کو بلایا جاتا ہے، ان کو دنیا سے کون سا خطرہ ہے جس سے پناہ ڈھونڈتے ہوئے وہ ان خدمتوں کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ نہ آئیں تو امن سے گھر میں بیٹھیں گے کوئی دباؤ نہیں، کوئی قانون نہیں جو ان کو مجبور کر رہا ہو اور جماعت کی طرف سے تحریص ہے صرف، دعوت ہے کہ آجاؤ، نہ آؤ تو کوئی گناہ نہیں۔ جماعتی کاموں، جماعتی خدمتوں سے ان کو ہرگز محروم نہیں کیا جاتا اس جرم میں کہ وہ وقار عمل میں شامل نہیں ہوئے۔

پس یہ باریک فرق ہیں جن کو آپ پیش نظر رکھیں تو میرا یہ دعویٰ بالکل درست ثابت ہوگا کہ **اللہ کی خاطر جن نشانوں کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ نشان آج احمدیوں کے لئے مخصوص ہو چکے ہیں اور بڑی بھاری سعادت ہے۔ پس آپ بھی کبھی کبھی ان نشانوں کو پیار سے دیکھا کریں جن کو خدا پیار سے دیکھتا ہے اور اس دیکھنے کا** لطف ہی کچھ اور ہوگا۔

اب آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک اور حدیث مُسلم کتابُ الزّکوٰۃ باب فَضلِ اخفاءِ الصَّدَقَۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا، جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔ یہ حدیث بظاہر قیامت سے تعلق رکھتی ہے یعنی اخروی زندگی میں جو حشر برپا ہوگا لیکن اس دنیا میں بھی ایسے مواقع آتے ہیں قومی سطح پر اور بعض دفعہ عالمی سطح پر جبکہ کوئی سایہ خدا کے سائے کے سوا پناہ نہیں دے سکتا بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بعض سائے مضر ہوں گے، بعض سائے ایسے ہوں گے جو ہلاکت کی طرف لے جارہے ہوں گے۔

اب یہ سائے کا مضمون جو ہلاکت کی طرف لے جانے والا ہے وہ دو معنے رکھتا ہے۔ ایک ان قوموں کا سایہ جن کے سائے تلے آپ دنیاوی منفعت کی خاطر آ گئے ہوں۔ ان کا سایہ عالمی خطرات کے وقت آپ کو ہمیشہ جہنم میں جھونکے گا۔ جب جنگ عظیم ثانی ہو رہی تھی تو برطانیہ کے سائے میں جتنے ممالک تھے وہ سارے اپنے باشندوں کو آگ کی جہنم میں جھونک رہے تھے تو وہ سایۂ امن دینے والا سایہ تو نہیں تھا۔ وہ تو خطرات پیدا کرنے والا سایہ تھا اور اس کے علاوہ بھی بظاہر وہ سایہ جو اقتصادی سایہ ہو، اقتصادی خطروں سے پناہ دیتا ہے مگر اگر آپ غور سے دیکھیں تو اس سائے میں آپ کی رہی سہی دولت بھی ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ جس قوم نے بھی اس سائے کو قبول کیا ہے اس سائے نے ان کو کبھی امن نہیں دیا۔ وہ ہمیشہ ایک بدحالی سے دوسری بدحالی کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں ان کا سارا مال و زر لوٹ لیا جاتا ہے بظاہر اقتصادی چھتری کے نتیجے میں۔ تو قرآن کریم نے جس سائے سے ڈرایا ہے اس میں یہ ڈراوا بھی شامل ہے کہ اللہ تمہیں اس سائے سے ڈراتا ہے جس کے نیچے کوئی امن نہیں ہوگا وہ تباہ و برباد کرنے والا سایہ ہوگا۔

دوسرا وہ سایہ **جو دھوئیں کی طرح اٹامک وار فیئر کے وقت اٹھتا ہے وہ بھی بعینہٖ اسی وقت کا سایہ ہے جس میں سوائے اللہ کے سائے کے کوئی سایہ امن نہیں دے سکتا اور ایسے خطرات اب دن بدن قریب آرہے ہیں۔ عالمی لحاظ سے بھی قریب آرہے ہیں اور بعض ممالک کے لحاظ سے بھی قریب آ رہے ہیں۔ یہ سارا جو ریجن ہے یعنی وہ خط جس میں ایران، افغانستان،**

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹو لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794, 27-0471

ارشاد نبوی
خیرُ الزّادِ التّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
GUARANTEED PRODUCT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
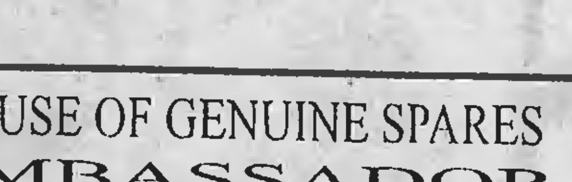
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

پاکستان، ہندوستان، کشمیر وغیرہ یہ سب شامل ہیں ان سب خطہ ہائے ارض پر وہ سایہ منڈلا رہا ہے اور بعید نہیں کہ کسی وقت یہ سایہ اپنا ظلم ان پر برسانے لگے۔ فرمایا، جو ایسے سائے سے بھی پناہ مانگتا ہو اس کو اللہ تعالیٰ امن دے دے گا کیونکہ جو یہ سات صفات اپنے اندر رکھتا ہے اس کو ایسے ہر سائے سے بچا کر اللہ اپنے سائے تلے لے آئے گا۔ یہ خوش خبری ہے جو خاص طور پر ملحوظ رکھنے والی ہے۔ اس لئے اب میں ان سات صفات کا ذکر کرتا ہوں جن کو اپنانے کے نتیجے میں دنیا کے خطرناک سایوں سے اللہ کا سایہ انسان کو پناہ دے گا۔

فرمایا اول امام عادل۔ اب بتائیں کہیں ہے امام عادل جو آپ کو دکھائی دیتا ہو، وہ قوم کا سربراہ جو عادل ہو میں نے تو دنیا میں ہر طرف نظر دوڑا کے دیکھا ہے، مجھے تو کہیں عادل سربراہ دکھائی نہیں دیتا۔ تو مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کہیں بھی وہ مقام وہ خطہ واقع نہیں جس کو اللہ کا سایہ بچائے کیونکہ پہلی شرط امام عادل کی ہے اور دراصل امام عادل کا سایہ ہی اللہ کا سایہ ہوا کرتا ہے۔ اردو محاورہ تھا بادشاہ کو ظل اللہ کہا کرتے تھے اللہ کا سایہ، مگر اس وقت بادشاہت کی تعریف اور ہوتی تھی۔ بادشاہت کی تعریف میں عدل داخل سمجھا جاتا تھا، اس کا ایک لازمی جزو سمجھا جاتا تھا اس وقت اسے ظل اللہ کہتے تھے۔ اب تو ان دنیاوی عادلوں کو امیر المومنین یا ظل اللہ کہنا خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی گستاخی ہے۔ ایسی بھیانک تصویر ابھرتی ہے ان کے عدل کی کہ اس کے بعد ایسے لوگوں کو امیر المومنین قرار دینا تو حیرت انگیز بات ہے۔ کہتے ہیں جیسی روح ویسے فرشتے جیسا امیر المومنین ویسے ہی مومنین ہونگے اور واقعۃً ہیں۔ تو عدل سے عاری امیر ہوں جہاں وہاں اللہ کے سایہ کے پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کا سایہ بھی مہلک اور جس نام پر وہ سایہ ڈال رہے ہیں اس نام کی شمولیت کی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ مہلک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جو اللہ کا سایہ نہ ہو اور مہلک ہو اسے اللہ کا سایہ قرار دیا جائے تو یہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کے لئے ایک اور وسیلہ بن جاتا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اللہ کے پیار کی نظر پڑے اور وہ اپنا سایہ پھیلا دے، برعکس مضمون ہوگا۔ اب آگے چونکہ چھ اور باقی رہتے ہیں اس لئے انشاء اللہ ان کا ذکر اگلے خطبہ میں شروع کروں گا۔ کچھ اور بھی احادیث ابھی باقی ہیں۔

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL
AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

Luthra Jewellers
Specialist Manufacturers of :
SILVER GOLD &
DIAMOND ORNAMENTS
Rakesh Luthra, Kewal Krishan
Shivala Chowk , Main Bazar Qadian -143516
Phone Off : 20410 (R) 20268

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

درخواست دُعا

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ بیوہ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹؓ لمبے عرصے سے بعارضہ دل بیمار چلی آرہی ہیں چند دنوں سے طبیعت زیادہ خراب رہ رہی ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ علاج جاری ہے۔ تمام احباب سے ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ ودرازی عمر کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

اعلان نکاح

مکرمہ محفوظہ خاتون صاحبہ بنت مکرم مولوی شہید اللہ صاحب آف کبیرہ بنگال کا نکاح مکرم مولوی شیخ محمد علی صاحب ابن مکرم غلام علی صاحب آف بریشہ کلکتہ کے ساتھ -/14001 روپے حق مہر پر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب قادیان نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔ اعانت بدر -/50 روپے۔

(عبد الحلیم آف کبیرہ بنگال)

دعائے مغفرت

● مکرمہ امتہ اللہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید شہامت علی درویش قادیان مورخہ ۱۳ر نومبر ۹۸ء بروز جمعۃ المبارک بوقت بعد نماز عشاء ساڑھے آٹھ بجے رحلت فرما گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مرحومہ سوا آٹھ بجے حسب معمول کھانا کھا رہی تھیں اسی دوران ایک لقمہ اچانک حلق میں پھنس گیا۔ اُچھو اور ٹھسکا لگا۔ پانی پلانے اور ابتدائی طبی امداد پہنچانے کی کوشش کی گئی مگر تمام کوششوں کے باوجود تقدیر الٰہی غالب آئی۔ اور مرحومہ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ نہایت نیک پاکباز اور پرہیزگار خاتون اور موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ اگلے روز مورخہ ۱۴ر نومبر کو ساڑھے دس بجے صبح محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب سابق صدر انصار اللہ بھارت نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام قرب اور بلندیٔ درجات سے نوازے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔

(سید شہامت علی درویش قادیان)

● افسوس کہ خاکسار کی دادی جان مکرمہ خاتون بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سید کلیم الدین صاحب مرحوم بمقام سورو بعمر 75 سال مورخہ 15.10.98 وفات پا گئیں۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) مرحوم نیکوکار تقویٰ شعار اور خدا ترس خاتون تھیں صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ باقاعدگی کے ساتھ علی الصبح قرآن کریم کی تلاوت کرنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ مرکزی نمائندگان کی قدردانی کے علاوہ بے شمار اوصاف حمیدہ کی مالکہ تھیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

(سید نعیم احمد مبلغ سلسلہ یوپی)

انٹر نیشنل سوسائٹی فار کرشنا کونسنس کے پیروکاروں کی اپنے گوروؤں سے بغاوت۔ سیکس سکینڈلوں کا شاخسانہ

نئی دہلی یکم نومبر (یو این آئی) انٹر نیشنل سوسائٹی فار کرشنا کونشنس (اسک کون) جس کے پیروکار دنیا بھر کے ممالک میں پائے جاتے ہیں میں اس وقت اس کے گورو کہلانے والوں کے سیکس سکینڈل کے بے نقاب ہونے کی وجہ سے پیروکاروں میں بغاوت ابھر رہی ہے۔ اس ابھرتی بغاوت کی قیادت برسوں سے اس تحریک کے پیروکار ونیت نارائن کر رہے ہیں جنہوں نے ان حالات میں سدھار کرنے کیلئے اسک کون ریفارم گروپ (آئی آر جی) قائم کیا ہے جس کی اس وقت تک آسٹریلیا، فرانس، جرمنی، برطانیہ اور کینیڈا میں برانچیں قائم ہو چکی ہیں۔

ونیت نارائن نے آج یہاں کہا کہ یہ بغاوت صرف بھارت میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں ابھر رہی ہے۔ جس کا پتہ اس بات سے لگتا ہے کہ گورولوک ناتھ سوامی کو ان کے چیلوں نے یہ پتہ چلنے پر گورو ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ اس نے امریکہ میں ایک نابالغ بچی سے چھیڑ چھاڑ کی تھی۔ اسی طرح چین میں اس تحریک کے پیروکاروں نے تامل کرشنا سوامی کو اس لئے گورو ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ اپنی روحانی صلاحیت بارے جھوٹ بولا تھا۔ اسی طرح اس سے پہلے کئی خود ساختہ گوروؤں کو بچوں کے ناجائز استعمال اور ہم جنسی مباشرت کے الزام کا مورد پایا گیا تھا اور ان کے پیروکاروں نے انہیں رد کر دیا تھا۔ ان میں بھاوانند سوامی، نادسوامی، کرتی آنند جو کہ اس وقت امریکن جیل میں ہے شامل ہیں۔

ونیت نارائن نے بتایا کہ حال ہی میں ایک اطالوی گورو آنند سوامی ایک بھارتیہ ڈپلومیٹ کی لڑکی کو بھگا لے گیا جو کہ اس وقت نوئیڈہ میں رہ رہا ہے جبکہ ہنس دتہ سوامی نے اپنی چیلی سے شادی کر لی۔ اس سے بھی زیادہ شرمناک کام تو اسک کون کے چیئرمین ہریکیشانند نے کیا جو ایک سیکس ورکر (ویشیا) کے ساتھ بھاگ گیا۔ اس سے اس کے ہزاروں عقیدتمندوں کو ٹھیس پہنچی ان واقعات سے پیروکاروں کے گورو سسٹم کے تئیں عقیدت کو سخت ٹھیس پہنچی ہے اور ان کا ریفارم گروپ اس گورو سسٹم پر نظر ثانی کی مانگ کر رہا ہے۔

اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ (کشتی نوح)

پاکستانی شریعت بل پر
پاکستانی راہنماؤں کے تبصرے
ہدایت زمانی کے قلم سے

(دوسری قسط)

نفاذ شریعت کے اعلان سے قیام پاکستان کا مقصد پورا ہو گیا۔
(نواز شریف کا اعلان)

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا کہ نفاذ شریعت کے اعلان سے قیام پاکستان کا اصل مقصد پورا ہو گیا ہے۔ میں نے قوم سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا۔ علماء کرام اور قوم آگے آکر اس میں اپنا کردار ادا کرے۔ پاکستان کو عالم اسلام کے لئے قلعہ بنائیں گے۔ اب ہر کسی کو فوری اور سستا انصاف ملے گا۔ کسی کے ساتھ ظلم یا ناانصافی نہ ہوگی۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۷/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

نواز حکومت، آئین اور عدلیہ کے لئے خطرہ بن چکی ہے (ولی خان)

اے این پی کے لیڈر خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت آئین، جمہوریت، عدلیہ اور ریاستی اداروں کے لئے خطرہ بن چکی ہے۔ اور فیڈریشن کو تباہ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کا دستور متفقہ طور پر بنایا گیا تھا اور چاروں صوبوں کا اس آئین پر اتفاق رائے تھا۔ بد قسمتی سے اس آئین میں اب تک ۱۴ ترامیم ہو چکی ہیں اور وزیر اعظم نواز شریف ۱۵ ویں ترمیم کے ذریعہ ۷۳ء کے آئین کی اصلی روح کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ۱۹۷۳ء کا دستور ختم ہو گیا تو پھر ملک کو دوسرا متفقہ آئین قیامت تک نہیں مل سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ وفاق پاکستان کی تباہی کے سامان ہو رہے ہیں اور ہم گھروں میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ حکومت کو رخصت کئے بغیر کوئی چارہ نہیں رہا۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۷/ستمبر ۹۸ء)

درخواست دُعا

محترم برادرم اورنگ زیب صاحب راتھر صدر جماعت احمدیہ پونچھ محکمہ پولیس میں بفضلہ تعالیٰ مزید ترقی حاصل کر کے پونچھ شہر میں ہی متعین ہوئے ہیں موصوف تمام احباب جماعت کی خدمت میں حاصل ہونے والی ترقی کے ہر لحاظ سے مبارک ہونے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ اور احسن رنگ میں توفیق پاتے رہنے کیلئے نیز احباب جماعت پونچھ کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت۔ بدر 100 روپے۔ (عنایت اللہ قادیان)

موجودہ حکمران بد عنوان، چور اور ڈاکو ہیں، نفاذ شریعت کی اہلیت نہیں رکھتے۔ (عمران خان)

تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف شریعت کے نام پر اپنے حواریوں کو مسلط کرنا چاہتے ہیں اور شخصی آمریت کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمران بد عنوان چور اور ڈاکو ہیں۔ ان میں سے ایک لیڈر بھی ایسا نہیں جو ملک میں شریعت کا نظام نافذ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن یکم/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل پاکستان کے اتحاد کے خلاف سازش ہے (الطاف حسین)

ایم کیو ایم نے ۱۵ ویں آئینی ترمیم کو پاکستان کی یک جہتی، اتحاد اور استحکام پاکستان کے خلاف ایک سازش قرار دیتے ہوئے اس کی بھرپور مخالفت کا فیصلہ کیا ہے۔ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ اس بل پر ہماری اصولی مخالفت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس بل پر پاکستان کے عوام میں بالعموم اور مختلف مکاتب فکر مذہبی جماعتوں میں اس بل کے بارے میں خدشات پائے جاتے ہیں۔ خصوصاً خواتین اور مذہبی اقلیتوں میں ابھرنے والے خدشات زیادہ ہیں۔ الطاف حسین نے کہا ایم کیو ایم نے حکومت پر واضح کر دیا ہے کہ وہ کسی ایسے موقف کی حمایت نہیں کرے گی جس سے پاکستان میں بسنے والے کسی بھی شہری کے مذہبی اور بنیادی انسانی حقوق غصب ہونے کا اندیشہ لاحق ہو۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۶/اکتوبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

نواز شریف کو امیر المومنین کا خطاب دے کر نہ صرف شریعت کا مذاق اڑایا ہے بلکہ خلفائے راشدین کی بھی توہین کی گئی ہے۔ (پیپلز پارٹی)

پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے سینیٹر شیخ رفیق احمد، سید قائم علی شاہ اور فیڈرل کونسل کے رکن عمران خان بجارانی نے کہا کہ نواز شریف ملک میں آمریت کے خواہاں ہیں اور اللہ کی حاکمیت کی بجائے اپنی حاکمیت کے خواہشمند ہیں۔ اپنے مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ پندرہویں ترمیم شخصی آمریت کا سبب بنے گی جسے کوئی بھی ذی شعور مسلمان تسلیم نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص پوری قوم کا نادہندہ ہو وہ امیر المومنین کیسے کہلا سکتا ہے۔ اس طرح کنونشن میں شرکت کرنے والے علماء نے نواز شریف کو امیر المومنین کا خطاب دے کر نہ صرف نفاذ شریعت کا مذاق اڑایا ہے۔ بلکہ خلفائے راشدین کی بھی توہین کی ہے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۰/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

آئین کی ۱۵ ویں ترمیم کے مجوزہ بل کی پارلیمنٹ کے اندر اور باہر بھرپور مخالفت کی جائے گی۔ (مشترکہ اپوزیشن)

قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی اور اس کی حلیف جماعتوں کے مشترکہ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا ہے کہ حکومت کی جانب سے آئین کی ۱۵ ویں ترمیم کے مجوزہ بل کی پارلیمنٹ کے اندر اور باہر بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔

مشترکہ اپوزیشن نے اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ایک فرد واحد کو مطلق العنان حکمران بنانے کے لئے تیار کی گئی ۱۵ ویں ترمیم کے بل کو شریعت بل کا نام دیا جائے گا جو قطعی غیر مناسب بات ہے۔

مشترکہ اپوزیشن نے وزیر اعظم کے اس بیان کو جس میں انہوں نے عوام خصوصاً مذہبی عناصر سے کہا ہے کہ وہ سڑکوں پر آکر شریعت بل کے مخالفین کا گھیراؤ کریں اور اس حوالے سے مسلح جدوجہد کریں پر سخت نوٹس لیتے ہوئے خبردار کیا کہ اگر وزیر اعظم یا ان کی حکومت نے ملک میں انارکی یا خانہ جنگی کروانے کی کوشش کی تو اپوزیشن اس کا بھرپور طریقے سے جواب دے گی۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۱/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

اس بل نے ملک میں اسلام کو متنازعہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ (واجد شمس الحسن)

واجد شمس الحسن لندن میں سابق ہائی کمشنر پاکستان نے کہا ہے کہ رائے ونڈ برانڈ شریعت بل کی وجہ سے ملک کے تمام طبقوں کی طرف سے سوائے ان کے جو حکومت کے تنخواہ دار ہیں یا جن کا محکمہ اوقاف کی آمدنی پر گزارہ ہے۔ سخت احتجاجی رد عمل ہوا ہے۔ ملک میں آج تک کسی بات پر بھی اتنے غم و غصہ کا اظہار نہیں کیا گیا جتنا کہ نواز شریف کا مذہب کو استعمال کر کے ذاتی مفادات حاصل کرنے پر کیا گیا ہے۔ شیعہ، سنی، اقلیتیں، قانون دان، صحافی، ریٹائرڈ جج صاحبان اور وکلاء سبھی نے شریعت بل کی آڑ میں حکومت کی بدنیتی کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ اس بل نے ملک میں اسلام کو متنازعہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ خود مسلم لیگ کے ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز نے بھی برملا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ نواز شریف کے اس خلاف اسلام جرم کی حمایت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ وہ استعفیٰ دینا پسند کریں گے مگر نواز شریف کی امیر المومنین بننے کی سکیم کا ساتھ نہیں دیں گے۔ ان میں سے اکثر نے حکومت کو یہ بھی یاد دلایا کہ جو کچھ وہ کر رہی ہے وہ قائد اعظم محمد علی جناح کی خواہشات کے بالکل الٹ ہے۔ کیونکہ قائد اعظم محمد علی جناح بڑی سختی سے ریاست کے انتظامی امور میں سیاست کو مذہب سے علیحدہ رکھنے کے حق میں تھے۔

(Daily East London ۱۹/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

۱۵ ویں ترمیم کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔ (خورشید قصوری)

مسلم لیگ کے نائب صدر اور رکن قومی اسمبلی میاں خورشید قصوری نے وفاقی وزیر برائے مذہبی و اقلیتی امور راجہ ظفر الحق کو ارسال کئے گئے ایک خط میں مجوزہ ۱۵ ویں آئینی ترمیم کے بارے میں اپنی تجاویز سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر بل موجودہ شکل میں منظور ہو جائے تو نہ صرف ہماری حکومت کے لئے بلکہ ریاست پاکستان کے لئے اس کے نہایت سنگین اور تباہ کن نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بل کے ذریعہ دانستہ طور پر اسلام کے بارہ میں غیر ضروری تنازع کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۰/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل معاشی حالات سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ (جاوید جبار)

سابق صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری کی نو تشکیل شدہ ملت پارٹی کے سیکرٹری جنرل اور سابق وفاقی وزیر جاوید جبار نے حکومت کے خلاف قومی تحریک شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے امن وامان اور خراب معاشی حالات سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے شریعت بل پیش کیا ہے اور اس مقصد کے لئے اسلام کے مقدس نام کو استعمال کیا جا رہا ہے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۲/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل آئین کی حیثیت ختم کر دے گی اور مذہب کو مذاق بنا دے گی۔
(پروفیسر کرار حسین)

پروفیسر کرار حسین جو بلند پایہ ادیب مانے جاتے ہیں لکھتے ہیں: نواز شریف کا اسلامائزیشن پروگرام نہ صرف آئین کی حیثیت ختم کر دے گی بلکہ مذہب کو بھی مذاق بنا دے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلی حکومتوں نے بھی اسلام کو استعمال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا تھا کہ مذہبی تنظیموں کی قوت کو ختم کیا جاتا مگر موجودہ حکومت نے اس کے بالکل برعکس قدم اٹھایا ہے جس کی وجہ سے ملک میں فرقہ واریت بڑھے گی اور مذہبی رواداری کا فقدان ظاہر ہوگا۔

حکومت جس طرح زبردستی اسلامی اصلاحات کو ملک میں نافذ کر رہی ہے اسے کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوگی اور لوگ اس کی سخت مزاحمت کریں گے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۲/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

حکمران اسلام اور شریعت کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

(آغا سید حامد علی شاہ موسوی)

تحریک نفاذ جعفریہ کے سربراہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ حکومتی شریعت بل کی مخالفت کو شریعت کی مخالفت قرار دے کر حکمران اسلام اور شریعت کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ آغا موسوی نے کہا کہ حکمران اسلام کے نام پر آمریت اور شریعت کی آڑ میں شرارت پر تلے ہوئے ہیں۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۱/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل پاکستان کے عوام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ (قاضی عبدالقدیر خاموش)

قاضی عبدالقدیر خاموش سربراہ جمیعت علمائے اہل حدیث نے وزیراعظم نواز شریف کے خلاف آئین کی دفعہ ۶ کے تحت غداری کا مقدمہ درج کرانے کے لئے لاہور ہائی کورٹ کے روبرو آئینی درخواست دی ہے جس میں وزیراعظم پاکستان، سپیکر قومی اسمبلی، وزارت قانون اور وفاق پاکستان کو فریق بناتے ہوئے مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ حکومت نے اسلامی نظریاتی کونسل کی حتمی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی بجائے اس کے برعکس بدنیتی کی بنیاد پر ۱۵ویں آئینی ترمیم کا بل پیش کر دیا جو آئین کے منافی ہے۔ یہ بل پاکستان کے عوام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ اس آئینی خلاف ورزی سے وزیراعظم آئین کو سبوتاژ کرنے کے مرتکب ہوئے ہیں جس کی وجہ سے وفاق پاکستان کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ لہٰذا وزیراعظم کے خلاف آرٹیکل ۶ (غداری) کے تحت کارروائی کی جائے اور متنازعہ بل کی اسمبلی میں پیش رفت روک دی جائے۔

(روزنامہ جنگ، لندن ۱۲/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

پندرھویں ترمیم کے حوالے سے ملک میں نیا بحران پیدا کر دیا گیا ہے

(منظور احمد وٹو)

سابق وزیراعظم پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ وزیراعظم نے پندرھویں ترمیم کے حوالے سے ملک میں ایک نیا بحران پیدا کر دیا ہے۔ نفاذ شریعت کی آڑ میں وزیراعظم مطلق العنان حکمران بننا چاہتے ہیں۔ جہاں وہ عدلیہ کے اختیارات، پریس کی آزادی اور اقلیتوں کے حقوق کو سلب کرنا چاہتے ہیں۔ اور ملک میں ون پارٹی سسٹم نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان کے عوام اپنے حقوق غصب کرنے کی ایسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۲/ستمبر ۹۸ء)

انہوں نے کہا کہ نواز شریف صوبائی خود مختاری اور ۷۳ء کے آئین کی نفی کر رہے ہیں۔۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف اپنے وجود پر اسلام نافذ نہیں کر سکتا تو ملک میں کیا اسلام لائے گا؟

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۶/اکتوبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

اگر شریعت بل پاس ہو گیا تو ہمارا اس ملک میں رہنا اور جینا محال ہو جائے گا۔ (بشپ رافن جولیس)

اقلیتی رکن قومی اسمبلی اور بشپ آف پاکستان ڈاکٹر روفن جولیس نے کہا ہے کہ میں سو بار کہوں گا کہ شریعت بل ہمارے لئے موت کا پروانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت بل کی مخالفت کی وجہ مذہبی بنیاد پرستی ہے۔ دفعہ 295/C کے خوف کی وجہ سے مسیحی راہنماؤں کی راتوں کی نیندیں اڑ گئی ہیں کہ خدا جانے کب کوئی بے گناہ مسیحی اس کے رگڑے میں آ جائے۔ اب اگر شریعت بل منظور ہو گیا تو ہمارا اس ملک میں رہنا اور جینا محال ہو جائے گا۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۱/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل کو نفاذ اسلام سمجھنا دانشمندی نہیں۔ (انصار الاسلام پاکستان)

شریعت بل کو نفاذ اسلام سمجھنا دانشمندی کی علامت نہیں۔ شریعت بل کے حامیوں کو بہت جلد پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پچاس برسوں میں حکمرانوں نے علماء کی نفاذ اسلام کی دیرینہ خواہش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں استعمال کیا۔ ایسے علماء کو ماضی سے بدتر خسارہ اور پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا اور شریعت بل کی حمایت جیسے بے بصیرتی کے فیصلہ پر اس طرح پچھتانا ہو گا جیسا کہ پہلے کئی مرتبہ ہو چکا ہے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۴/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

۱۵ویں آئینی ترمیم کا بل واپس لیا جائے ورنہ ملک کسی شدید بحران سے دوچار ہو جائے گا (کرسچین لیبر فرنٹ)

پاکستان میں عیسائیوں کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کرسچین لیبر فرنٹ نے ۱۵ویں آئینی ترمیم کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے وزیراعظم نواز شریف کی شریعت کنونشن میں کی گئی تقریر کو انتہائی اشتعال انگیز قرار دیا اور کہا کہ وزیراعظم نے امن و سلامتی کی بات کرنے کی بجائے مسلمان علماء کو کھلی بغاوت پر اکسایا ہے جو قومی استحکام اور یکجہتی کے خلاف ہے۔ اس سے ملک میں خانہ جنگی ہو گی اور قتل و غارت کا بازار گرم ہو جائے گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پندرھویں آئینی ترمیم کا بل واپس لیا جائے ورنہ ملک کسی شدید بحران سے دوچار ہو جائے گا۔

(جنگ لندن ۷/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

ہم موجودہ حکومت سے کسی بہتری کی امید نہیں رکھ سکتے۔ (جوزف فرانس)

پاکستان کرسچین نیشنل پارٹی کے جنرل سیکرٹری جوزف فرانس نے کہا ہے کہ ہم اس ترمیم کو ماننے کے لئے آمادہ نہیں کیونکہ اس سے عورتوں اور مذہبی اقلیتوں کے حقوق متاثر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بتلایا جاتا ہے کہ مذہبی اقلیتوں کے تحفظ کے لئے آئین میں دفعات موجود ہیں مگر ان پر تو عمل نہیں کیا جاتا اور مذہبی اقلیتوں کو ہی ٹارگٹ بنایا جاتا ہے۔ ہم موجودہ حکومت سے کسی بہتری کی امید نہیں رکھ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۳/اگست کو اخبارات کے مطابق صدر پاکستان نے آرڈر جاری کیا تھا کہ ملک کی کلیدی آسامیوں سے تمام غیر مسلموں کو ہٹا دیا جائے اس طرح اقلیتوں پر ان آسامیوں کے دروازے بند کر دئے گئے ہیں۔ جسٹس کارنیلیس کے بعد پہلے غیر مسلم جج کی تقرری رفیق تارڑ کے حکم سے روک دی گئی۔

ایم ایل شاہانی کو سندھ ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا مگر رفیق تارڑ کے صدر کے عہدہ پر حلف اٹھانے کے سات دن بعد شاہانی کی تقرری کو کنفرم نہیں کیا گیا اور اس طرح اسے اس عہدہ سے ہٹا دیا گیا۔

(روزنامہ جنگ لندن، ۱۲/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

یہ بل پاکستان فیڈریشن کی بنیادوں کو ہلانے والی آخری کڑی ہے۔ (سینیٹر اکرم شاہ)

پختونخواہ ملی عوامی پارٹی کے ...... سینیٹر اکرم شاہ نے کہا کہ یہ بل پاکستان فیڈریشن کی پہلے سے کمزور شدہ بنیادوں کو ہلانے والی آخری کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض مفاد پرست اسلام کا نعرہ لگا کر زیادہ دولت اور زیادہ طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

(رونامہ نیشن لندن۔ ۱۰/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

اصل مسئلہ اسلامائزیشن کا نہیں بلکہ اقتصادی بحالی کا ہے۔ (بدر ابڑو)

بدر ابڑو، ریسرچ جرنلسٹ لکھتے ہیں کہ حکومت اقتصادی میدان میں اپنی مسلسل ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے لوگوں کی توجہ دوسری طرف مبذول کرانا چاہتی ہے۔ اور وہ فرقہ واریت کو ہوا دے کر لوگوں کو تقسیم کر رہی ہے۔ اسلام کے کئی فرقے ہیں۔ حکومت سب فرقوں کی تسلی کے لئے کس طرح قانون سازی کر سکتی ہے۔ موجودہ حکومت جن کے نقش قدم پر چل رہی ہے، ضیاء کی طرف یہ حکومت بھی اپنے دور اقتدار کو طول دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ ملک کے سامنے اس وقت اصل مسئلہ اسلامائزیشن کا نہیں بلکہ اقتصادی بحالی کا ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۲/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

۱۵ویں ترمیم کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، محض تعصب بڑھے گا۔ (حامد ناصر چٹھہ)

مسلم لیگ چٹھہ گروپ کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے ملک کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے اور تمام اداروں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ملک میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال دن بدن گھمبیر ہوتی جا رہی ہے۔ جبکہ صنعت و زراعت اور تجارت کے شعبوں کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچ چکا ہے اور قوم اقتصادی زبوں حالی کا شکار ہو چکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ وہ حکومت کے خاتمے کے لئے جلد کال دینے والے ہیں کیونکہ ملک کی سلامتی اور تحفظ کے لئے حکمرانوں سے نجات ضروری ہو چکی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں حامد ناصر چٹھہ نے کہا کہ ۱۵ویں ترمیم کے ذریعہ دفعہ ۲۳۹ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، اس سے صوبائی تعصب بڑھے گا اور وفاق کو زبردست دھچکا لگے گا۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۷/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

آخر کون لوگ ہیں جو یہ نظام نافذ کریں گے؟۔ (شبیر احمد خان)

شباب ملی پاکستان کے مرکزی صدر شبیر احمد خان نے کہا ہے کہ نواز شریف عوام کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف شریعت بل پاس ہو جانے سے اسلام کیسے نافذ ہو جائے گا۔ کیا نواز شریف کے پاس کوئی ایسی گیدڑ سنگھی ہے جو وہ سب کو سونگھا کر ذہن یکدم تبدیل کر دیں گے۔ یہ تھانے، یہ عدالتیں، یہ ادارے اور ان کے سربراہ کیسے ایکدم نیک بن جائیں گے۔ شباب ملی کے صدر نے کہا کہ موجودہ کابینہ میں کتنے لوگ ہیں جو پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں۔ جن کے گھر مکمل شریعت کے مطابق ہیں۔ آخر کون لوگ ہیں جو یہ نظام نافذ کریں گے۔ یا کوئی فرشتہ نازل ہو گا۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۰/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت نافذ کرنے والوں کے کردار کا مظاہرہ!

مورخہ ۶/ستمبر ۱۹۹۸ء کو وزارت مذہبی امور کی طرف سے شریعت کے سلسلے میں منعقدہ ایک قومی مشاورتی کنونشن میں ملک بھر سے علمائے کرام، مساجد کے خطیب اور دیگر مذہبی شخصیات مدعو تھیں۔ وزیراعظم محمد نواز شریف کی تقریر کے بعد جونہی اجتماعی دعا ختم ہوئی شرکاء نے تیزی سے اور پوری قوت کے ساتھ سبزہ زار کا رخ کیا جہاں ظہرانے کا بندوبست کیا گیا تھا۔ تمام انتظامات تہس نہس ہو کر رہ گئے۔ وزارت مذہبی امور کی طرف سے لنچ باکسوں کا انتظام کیا گیا تھا جس کو حاصل کرنے کی جدوجہد میں علماء نے قواعد و ضوابط کو تہس نہس کر دیا۔ اور علماء کے جوش کی تاب نہ لاتے ہوئے انتظامیہ ایک طرف ہو گئی، علماء کے درمیان لنچ بکس چھیننے کی جنگ میں لنچ باکس تباہ ہو گئے۔ مندوبین کے شدید اور اچانک حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے میزیں ٹوٹ گئیں اور ایک دوسرے کو دھکے دینے کی وجہ سے شامیانے اکھڑ گئے۔ اس دوران بعض معززین کے مابین تلخ کلامی بھی ہوئی اور نوبت ہاتھاپائی تک آن پہنچی جس کے نتیجے میں کئی افراد کی قمیصیں اور واسکٹیں پھٹ گئیں۔ ٹوپیاں پاؤں تلے روندی گئیں۔ مندوبین کا یہ مظاہرہ آدھ گھنٹے تک جاری رہا۔ بعد ازاں متعدد معززین کئی کئی لنچ باکس گاڑیوں میں رکھ کر نامعلوم مقام پر جاتے ہوئے دیکھے گئے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۷/ستمبر ۹۸ء)

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

تحریک دعوت الی اللہ اور اس کی عظیم برکات

مکرم سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج حیدر آباد......

اسلام ایک ایسا زندگی بخش تبلیغی مذہب ہے کہ جس کی آسمانی دعوت کسی ایک خطۂ ارض یا قوم کیلئے مخصوص نہیں بلکہ دائمی اور آلمگیر حیثیت رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد ربانی "يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ" کہ اے رسول تیرے رب کی طرف سے جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دے کے مطابق نہ صرف خود اپنی مقدس زندگی کا ایک ایک لحہ تبلیغ واشاعت دین اور دعوت الی اللہ میں بسر فرمایا بلکہ اس زندگی بخش پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے کیلئے اپنے رنگ میں رنگین جا نثار صحابہ کو دنیا کی مختلف جہات میں پھیلا دیا۔ اور چونکہ یہ پُر شوکت آسمانی پیغام قیامت تک جاری رہنا تھا۔ اسلئے اس کی تبلیغ واشاعت کے اہم ترین فریضہ کو ہمیشہ جاری وساری رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ساری امت محمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

کہ تم اللہ کی بہترین امت ہو تمہیں دنیا میں قائم کئے جانے کا اوّلین مقصد بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ تمہیں چاہئے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے رہو اور بدی سے روکتے رہو۔ (ال عمران آیت ۱۱۱)

حضرات! تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں تبلیغ دین کا حقیقی جذبہ اور دلی جوش کار فرما رہا اسلام چہار دانگ عالم میں انتہائی سرعت اور برق رفتاری کے ساتھ ترقی کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ نصف صدی سے بھی کم عرصہ میں سر زمین عرب سے اُٹھنے والی یہ آسمانی آواز مجاہدین اسلام کی سرفروشانہ کوششوں کے نتیجہ میں دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی۔ اور دنیا کے اطراف واکناف میں اسلام کے نام لیوا پھیلتے چلے گئے۔

وہ تاجِ قیصر و کسریٰ وہ کرّ و فرّ شاہانہ
ہوئے سب کچھ فنا جو نبی محمدؐ کے گدا پہنچے

مگر افسوس کہ جوں جوں مسلمانوں نے قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈالتے ہوئے دنیا کی زندگی کی آسائشوں اور تن آسانیوں کو ہی اپنا مقصود و مطلوب قرار دیدیا تو آہستہ آہستہ ایثار و قربانی کا وہ جذبہ جو امت مسلمہ کا طرۂ امتیاز ہوا کرتا تھا وہ مفقود ہونا شروع ہو گیا۔ تبلیغ اسلام اور دعوت الی اللہ کی دشوار گذار راہوں سے گریز کر کے خدمت دین کا جذبہ ماند پڑتا چلا گیا۔ جس کے نتیجہ میں اشاہراہ غلبۂ اسلام پر مسلمانوں کی پیش قدمی ہی نہیں رُکی بلکہ آپسی افتراق کی وجہ سے مسلمانوں کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔ اور ظاہری شان و شوکت کھو کر مسلمان ہر طرف زبوں حالی کا شکار ہو گئے۔

مگر اسلام کا روحانی پیغام چونکہ دائمی اور عالمگیر ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ حتمی وعدہ ہے کہ اسلام تمام ادیان پر غالب آکر رہے گا۔ جیسا کہ فرمایا:

هُوَالَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۝ (سورہ الصف)

یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کیوں نہ کریں۔

سورہ صف کی اس آیت میں بیان فرمودہ غلبۂ اسلام کی پیشگوئی کے ظہور کے بارے میں شیعہ اور سنّی مفسّرین کی بالاتفاق یہی رائے ہے کہ ذالِکَ عِندَ خُرُوجِ عیسیٰ (ابن جریر جلد ۱۵ صہ۲)

کہ یہ غلبۂ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مقدر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق عین وقت پر حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی فرزندِ جلیل مقدس بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود بنا کر بھیجا۔ آپ نے تبلیغ اسلام کی اس بابرکت آسمانی مہم کو پہلے سے کہیں زیادہ شان کے ساتھ دوبارہ جاری فرماتے ہوئے نہایت پُر شوکت الفاظ میں یہ اعلان فرمایا کہ

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کیلئے پھر اُسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور یہ آفتاب پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"

(فتح اسلام صہ۱۵)

اور فرمایا کہ:

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا ہے وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور بُرہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک ہی مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"۔ (تذکرۃ الشہادتین)

نیز فرمایا کہ:

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے"

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

معزز سامعین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل مطابعت میں دعوت الی اللہ کی ایسی تڑپ پائی جاتی تھی کہ جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں آپ کے ایک بزرگ صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فطرت میں تبلیغ اسلام کا جوش اس قدر تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ اس جوش سے میرا دماغ نہ پھٹ جائے (حیات النبی صہ۱۵۰) آپ زندگی کے آخری سانس تک دعوت الی اللہ کے اس عالمی جہاد میں دیوانہ وار سرگرم عمل رہے۔ اسلام کی حقانیت اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار میں اَسّی سے زائد کتب تصنیف فرمائیں اور ہزار ہا اشتہارات ساری دنیا میں مشتہر فرمائے اس کے باوجود آپ کے دل میں یہ تمنا کروٹیں لیتی رہی آپ فرماتے ہیں:

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں۔ اور پھر اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۳۹۱)

نیز آپ نے اپنے تمام مخلصین صحابہ اور جانثار مریدوں میں دعوت الی اللہ کی ایسی زبردست روح پھونکی کہ ان میں سے ہر ایک اس راہ میں گویا آپ کی عکسی تصویر بن گیا آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس ملامت اور لذّت سے حظ اُٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کیلئے اگر مر کے پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں.... اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچادوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے وہ اسے سنے یا نہ سُنے۔ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیّبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کیلئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اُٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ العالمین۔ جب تک انسان کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کیلئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور خدا کیلئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد دوم صہ۹۹-۱۰۰)

حضرات! یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ جس طرح اوّلین کے گھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے معلومہ دنیا کے ہر حصہ میں اسلام کو پھیلایا اسی طرح آخرین کے گروہ کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ نے دنیا کے تمام براعظموں میں احمدیہ مشنوں کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب۔ سیال۔ حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ عنہم نے بالترتیب انگلستان، آسٹریلیا، امریکہ اور مغربی افریقہ میں احمدیت کا جھنڈا گاڑا، جبکہ سری لنکا، ماریشس، مصر، جرمنی، شام اور ایران کے مشنوں کے بانی بھی اصحاب خاص تھے۔ اور قریباً پچھلے نوّے سال سے جماعت احمدیہ کے سرفروش مجاہدین سیدنا حضرت مسیح و مہدی برحق کے خلفاء کرام کی پُر حکمت و بصیرت اور اولو العزم عظیم الشان قیادت میں دعوت الیٰ اللہ کی بابرکت آسمانی مہم کو سر کرنے کیلئے اکناف عالم میں سرگرم عمل ہیں۔ اور اپنوں اور بیگانوں بلکہ بڑی بڑی حکومتوں کی بھی زبردست مخالفتوں کے باوجود اسلام کا زندگی بخش پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلائے چلے جا رہے ہیں۔

معزز حضرات! اس موقعہ پر میں آپ کے سامنے دعوت الی اللہ کی اہمیت و برکات کے بارے میں خلفاء کرام کے بے شمار پُر حکمت اور بصیرت افروز اقتباسات میں سے نمونۃً چند ایک آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

سیدنا حضرت المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان خوشخبریوں سے نوازا تھا اور فرمایا تھا کہ:

"وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

آپ نے جہاں اپنے دور خلافت میں ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا جال پھیلا دیا وہاں آپ خود بھی ایک عظیم داعی الی اللہ تھے چنانچہ آپ ایک بطل جلیل کی طرح میدان عمل میں اترے اور تحدی کے ساتھ اعلان فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے اس غرض کیلئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابل میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دیدوں۔ دنیا زور لگالے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمیعتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے۔ دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کیلئے متحد ہو جائیں۔ پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گے اور خدا میری دعاؤں اور تدبیروں کے سامنے اُنکے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دیگا۔ اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا۔ اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا۔ جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا نبی تسلیم نہ کر لیا جائے"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

دیکھ لینا ایک دن خواہش بر آئیگی میری
میرا ہر ذرّہ محمدؐ پر فدا ہو جائے گا

آپ نے احباب جماعت کو مختلف مواقع پر دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جو زریں نصائح فرمائیں ان میں سے چند پیش خدمت ہیں آپ فرماتے ہیں:

"سب سے پہلے داعی الی اللہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ تزکیہ نفس کرے صحابہ کی نسبت تاریخوں میں آتا ہے۔ جنگ یرموک میں دس لاکھ عیسائیوں کے مقابل میں ساٹھ ہزار صحابہ تھے۔ قیصر کا داماد اس فوج کا کمانڈر تھا اس نے جاسوس بھیجا کہ مسلمانوں کا جا کر حال دریافت کریں جاسوس نے آکر بیان کیا کہ مسلمانوں پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ ہمارے سپاہی لڑ کے آتے ہیں اور کمریں کھول کر ایسے سوتے ہیں کہ انہیں پھر ہوش بھی نہیں رہتی۔ لیکن مسلمان باوجود دن کو لڑنے کے رات کو گھنٹوں کھڑے رہ رہ کر دعائیں مانگتے ہیں خدا کے حضور گرتے ہیں۔ یہ وہ بات تھی جس سے صحابہؓ نے دین کو قائم کیا۔

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۱۶ء)

فرمایا: "ہمیشہ کلام نرم کریں اور بات ٹھہر ٹھہر کر کریں۔ جلدی سے جواب نہ دیں اور ٹالا نہ کریں۔ اخلاص سے سمجھائیں اور محبت سے کلام کریں۔ اگر دشمن سختی بھی کرے تو نرمی سے پیش آویں۔ ہر انسان کی خواہ کسی مذہب کا ہو خیر خواہی کریں حتّٰی کہ اسے معلوم ہو کہ اسلام کیسا پاک مذہب ہے"....

پھر فرمایا:

"گاؤں کے لوگ حق کو مضبوطی سے قبول کیا کرتے ہیں۔ کسی چھوٹے گاؤں میں کسی سادہ علاقہ میں... دور جا کر کہیں ایک دو ماہ رہیں اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے وعظ کریں پھر اسکا اثر دیکھیں ... اُنکی سختی سے گھبرائیں نہیں۔ بیمار کبھی خوش ہو کر دودھ نہیں پیتا۔ (الفضل ۷ ستمبر ۱۹۱۵ء)

نیز آپ فرماتے ہیں:

"داعی الی اللہ ایسے ہونے چاہئیں جن میں دین کی روح دوسروں کی نسبت قوی اور طاقتور ہو اور وہ دین کیلئے ہر وقت قربان ہونے کیلئے تیار ہوں" (مشاورت ۱۹۳۶ء)

"جو شخص تقویٰ و طہارت پیدا کرتا ہے جو قلوب کی اصلاح کرتا ہے وہی داعی الی اللہ ہے۔ داعی الی اللہ وہ ہے کہ اسے کچھ ملے یا نہ ملے اسکا فرض ہے کہ دعوت کا کام کرے۔ داعیان کا کام یہ ہے کہ خلافت کی آواز کو خود سنیں اور جگہ بہ جگہ اس کو پہنچائیں۔ (مشاورت ۲۷ء)

خلافت ثالثہ کا دور

معزز سامعین! قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نافلۂ مسیح آخرالزمان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سترہ سالہ دورِ خلافت میں دعوت الی اللہ کی خاطر جہاں مغربی افریقہ اور یورپ و امریکہ کے دورے فرمائے اور ساری دنیا میں قرآنی علوم کے دریا بہا دیئے وہاں یہ بات نمایاں نظر آتی ہے کہ آپ نے ساری جماعت کے اندر دعوت الی اللہ کی روح پیدا کرنے کیلئے وقف عارضی کی بابرکت تحریک کا اجراء فرمایا اور ہر احمدی کو سال میں کم از کم دو ہفتے سے چھ ہفتہ تک وقف کر کے فریضۂ دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ جماعتوں کی تعلیم و تربیت کرنے کی ذمہ داری سپرد فرمائی۔ اس مبارک تحریک کے نتیجہ میں جماعت میں ایک نئی روح پیدا ہوئی اور تبلیغ اسلام کی مہم میں غیر معمولی شدت پیدا ہو گئی۔

آپ نے ۱۹۷۰ء میں جب مغربی افریقہ کا پہلا دورہ فرمایا تو سیرالیون میں اپنے ایک ولولہ انگیز خطاب میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:

"میں آپ کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبے کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ ۲۵ سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے میں بوڑھوں اور جوانوں مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر آگے بڑھو۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے اگرچہ بادیٔ النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے اس کا فضل شامل حال رہا تو بظاہر ناممکن ممکن ہو کر رہیگا۔

نیز آپ نے چودھویں اور پندرھویں صدی کے سنگم پر جماعت احمدیہ کو بشارت کے رنگ میں اور ساری دنیا کو نہایت پُر جلال انداز میں مخاطب کر کے فرمایا:

"پندرھویں صدی ہجری میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوں گی.... میری روحانی آنکھ دیکھ رہی ہے

کہ اسلام کا دشمن بُت پرست شرک کو چھوڑ دے گا۔ اور خود پجاری کے ہاتھوں سے بتوں کو توڑ دیا جائے گا۔ اور وہ کروڑوں سینے جن میں شرک کی عظمت بھری ہوئی ہے وہ شرک سے خالی ہو کر خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بھر جائیں گے... پندرھویں صدی میں وہ قومیں جو کہتی ہیں کہ وہ نعوذ باللہ زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے خدا کا وجود مٹا دیں گے اُن کی اس ذہنیت کو مٹا دیا جائے گا۔ اور اگر وہ اپنے ہی ہاتھ سے پیدا کردہ موت کے سامانوں کے ذریعہ سے آگ سے نہ جل گئے تو انہیں اسلام کے خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود حقیقی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا... پندرھویں صدی میں ساری دنیا امت واحدہ بن جائیگی اور ایک خدا ہوگا اور ایک رسول ہوں گے اور ایک شریعت ہوگی اور ایک قرآن ہوگا اور ہر نسل اپنے مسائل کا حل قرآن سے ڈھونڈے گی۔ (الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۸۰ء)

حضرات! یہ عظیم الشان فتوحات کیسے ہونگی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حتمی اور یقینی اور پُر بصیرت نشان دہی بھی فرما دی ہے اور ہمارے لئے راہ عمل بھی تجویز فرما دیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج سے نوے سال پہلے اکیلے تھے۔ وہ اکیلا انسان ۹۰ سال میں ایک کروڑ بن چکا ہے اگر آئندہ نوے سال میں ان ایک کروڑ احمدیوں میں سے ہر احمدی ایک کروڑ بن جائے تو کیا آئندہ ایک صدی میں دنیا کی ساری آبادی احمدی نہیں ہو جائے گی۔ اور اسلام ساری دنیا میں غالب نہیں آئے گا۔ بہر حال اسلام آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ بڑھتا ہی چلا جائے گا اور انشاء اللہ پورے کرۂ ارض پر چھا جائے گا۔

(دورۂ یورپ صـ۲۲۹)

خلافت رابعہ کا دور

معزز سامعین کرام! آیئے اب ہم اس دور میں داخل ہوتے ہیں جس میں ہم میں سے ہر احمدی کو ایک ایک کروڑ بننا ہے ہاں! ہاں! اس دور کی باتیں کرتے ہیں جہاں خدا تعالیٰ کے فضلوں کی موسلا دھار بارشیں ہو رہی ہیں۔ میری مراد خلافت رابعہ سے ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سے مسند خلافت پر متمکن ہوئے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دعوت الی اللہ کا موسم بہار شروع ہو چکا ہے۔

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں

آج کے انقلاب آفریں دور میں جبکہ سیاسی اور تمدنی اعتبار سے بڑی تیزی کے ساتھ دنیا کیفتے تبدیل ہو رہے ہیں۔ ایک طرف الحاد اور بیدینی ہر طرف پھیلتی جا رہی ہے اور ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیتی چلی جا رہی ہے تو دوسری طرف ادیان باطلہ اپنے غلط اور بے بنیاد عقائد و نظریات کو غیر اصولی اور غیر فطری طور پر دنیا پر مسلط کرنے کیلئے اپنے آخری حربے استعمال کر رہے ہیں اور ساری دنیا امن و امان کا توازن کھو کر بدامنی اور بے چینی کا شکار ہو چکی ہے ایسے وقت میں ایک جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو اسلام کی عظیم الشان فتح کے شیریں ثمرات سے لذّت یاب ہو رہی ہے اور آج جبکہ تمام مسلمان اسلام کے روشن مستقبل اور اس کی عظمت و شوکت رفتہ کی بحالی کے بارے میں بالکل مایوس ہو چکے ہیں ایک احمدی ہی ہے جو یقین و اعتماد کی اس ناقابل شکست چٹان پر قائم ہے کہ انشاء اللہ فتح ہماری ہوگی اور یہ ساری برکات در حقیقت اس نظام خلافت کی بدولت نصیب ہو رہی ہیں جس کا قیام خود خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق کیا ہے اور جس سے ہمارے دوسرے مسلمان بھائی بے نصیب ہیں۔ چنانچہ اسلام کی عظیم فتح اور اس کی تر و تازگی کی ان مبارک ساعتوں کو قریب تر لانے کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے مبارک عہد خلافت کے ابتداء ہی سے ہر احمدی کو داعی الی اللہ بننے کی طرف مسلسل توجہ دلاتے چلے آ رہے ہیں چنانچہ آپ ساری جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"امر واقعہ یہ ہے کہ احمدیت دنیا کو ہلاکتوں سے بچانے کا آخری ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ آخری ذریعہ ان معنوں میں کہ اگر یہ بھی ناکام ہو جائے تو دنیا نے لازماً ہلاک ہونا ہے اور پھر اس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں... یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے اس لئے میں بار بار یہ اعلان کر رہا ہوں کہ داعی الی اللہ بنو۔ دنیا کو نجات کی طرف بلاؤ... ہر احمدی بلا استثناء مبلغ بنے وہ وقت گذر گیا جب چند مبلغین پر انحصار کیا جاتا تھا۔ اب تو بچوں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا۔ بوڑھوں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا۔ یہاں تک کہ بستر پر لیٹے ہوئے بیماروں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا اور کچھ نہیں تو وہ دعاؤں کے ذریعہ ہی تبلیغ کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ ۴ مارچ ۱۹۸۳ء)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ آمنہ بی صاحبہ 70 سال کی عمر میں 98-9-16 کو وفات پا گئیں مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں ان کی مغفرت بلندی درجات اور جنت الفردوس میں جگہ پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحمید ساگر کرناٹک)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol - 47 Thursday, 26th Nov, 1998 Issue No :148

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

پائپ لائن دھماکوں میں 1000 افراد ہلاک

فرانس پریس ایجنسی سے موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ نائجیریا کے ایڈواد قصبے میں تیل کی پائپ لائن رسنے کے بعد لگی آگ میں مارے گئے سات سو لوگوں کو 21 اکتوبر کو اجتماعی طور پر دفنا دیا گیا۔ نائجیریا نیشنل ریڈیو نے خبر دی ہے کہ ہسپتال اور مقامی حکام کے مطابق مرنے والوں کی تعداد ایک ہزار تک جا پہنچی ہے۔ جنوبی نائجیریا میں سیلے کے قریب جیسی زئے کے چھوٹے قصبے ایورو کو تباہ کرنے والے دھماکے اسباب کی تفصیل کچھ ہی دنوں میں مل جائے گی۔ دھماکے کے بعد اٹھا کالا دھواں بدھوار کو بھی ہوا میں جمع ہوا تھا۔ جبکہ جلی ہوئی کئی لاشین آگ کے چاروں طرف پڑی ہوئی تھیں قبریں کھود رہے مزدوروں کو گرمی اور جلی ہوئی لاشوں کی بدبو کا سامنا کرنا پڑا۔ مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ دھماکہ اس وقت ہوا جب درجنوں لوگ وری ریفائنری سے جڑی پائپ لائن کے کھلے ہوئے والو سے تیل جمع کرنے کیلئے کھڑے تھے۔ اگرچہ نائجیریا خام تیل کا بڑا پیداواری ملک ہے لیکن سرکار میں موجود بدعنوانیوں کی وجہ سے تیل کی قلت ہے جس کا عام نائجیرین پر برا اثر پڑ رہا ہے ایجنسی کے مطابق دھماکہ اس وقت ہوا جب لوگ تیل جمع کر رہے تھے

مرکزی امریکہ میں طوفان سے 7000 موتیں

ٹیگوسیگالیا (ہونڈوراس) 3 نومبر (رائٹر) صدی کے بدترین طوفانوں میں مرکزی امریکہ میں 7000 کے قریب لوگ مر گئے ہیں۔ ہونڈوراس نے مدد کیلئے اپیل کی ہے اور لوٹ مار روکنے کیلئے کرفیو نافذ کر دیا ہے۔

ماں مریم کے دیدار کیلئے 15 ہزار اشخاص کا اجتماع

گذشتہ 13 اکتوبر کو جارجیا کے کونیرس نامی مقام پر 15000 اشخاص سابق نرس نینسی فلاور کے مریم کے بارے میں کچھ سننے کیلئے جمع ہوئے۔ اس تقریب میں قریباً ایک لاکھ لوگوں کے آنے کا امکان ظاہر کیا گیا تھا مگر اس سے بہت کم لوگ شامل ہوئے۔ فلاور نے جسے 1991 سے ماں مریم کے دیدار ہونے کے دعوے کئے جا رہے ہیں۔ عقیدت مندوں کو بتایا کہ ماں مریم کے 13 اکتوبر کو پھر سے دیدار ہوں گے اسی تاریخ کو 1917 کو پرتگال کے فاطمہ نامی مقام پر ماں مریم نے تین یتیم بچوں کو دیدار دیا تھا۔ فلاور نے کہا تھا کہ ماں مریم لوگوں کو امن عالم کا پیغام دیں گی۔ نینسی نے 1995 میں عیسیٰ مسیح کو بولویا کے ایک شہر میں دیکھا تھا جہاں حضرت عیسیٰ مسیح کا ایک مجسمہ خون آلود پایا گیا تھا۔ نینسی نے بتایا اسے برسوں سے حضرت یسوع مسیح اور مریم کے دیداد ہو رہے تھے مگر 1994 کے بعد سے صرف 13 اکتوبر کو ہی وہ اسے دیدار دیتے ہیں۔

مقامی رومن کیتھولک چرچ نے نینسی کی باتوں کو تسلیم کیا ہے ملکہ اٹلانٹا کے چرچ کے پادریوں نے خود کو ان دعووں سے الگ رکھا ہے امید سے کم لوگ اکٹھے ہونے سے فلاور کی مقبولیت اور اس کے دعوے کو جھٹکا لگا ہے۔

(ہند سماچار 3.11.98)

پاکستان میں 9 عیسائیوں کو ذبح کیا گیا

پشاور 18 نومبر (اے ایف پی) آج نوشہرہ پولیس نے بتایا ہے کہ کل رات 9 عیسائیوں کو نامعلوم افراد نے ایک مکان میں ذبح کر ڈالا پولیس نے مقفل دکان کا دروازہ توڑ کر لاشیں باہر نکالیں اس المناک حادثہ کا پتہ مکان سے خون بہنے سے چلا تاہم تفتیش جاری ہے۔

شریعت بل بارے ریفرینڈم کی تجویز فیصلہ کرنا نواز شریف کا کام۔ واٹو

اسلام آباد 15 نومبر (پی ٹی آئی) سینٹ میں متنازعہ شریعت بل کو پاس کرانے میں ہو رہی تاخیر کے مدنظر اب پاکستان سرکار اس پر ریفرنڈم کرانے پر غور کر رہی ہے۔ اس ریفرنڈم کے ذریعہ عوامی رائے کا پتہ لگایا جاسکے گا۔ مگر اس بارے کوئی فیصلہ کرنا وزیر اعظم نواز شریف کا کام ہے یہ بات میڈیا نے وزیر پارلیمانی اموریا سین واٹو کے حوالہ سے کہی ہے بہرحال واٹو کا کہنا ہے کہ عوام کی رائے معلوم کرنے کا ذریعہ ریفرنڈم ہی ہے مگر اسے آئین میں ترمیم کیلئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

اُترپردیش سرکار تاریخ کو بدلنے لگی
مسلم حکمرانوں کی جگہ ہندو راجاؤں کا ذکر ہوگا

لکھنؤ 19 نومبر (یو این آئی) اُترپردیش میں تاریخ کو دوبارہ لکھا جا رہا ہے کیونکہ صوبائی سرکار نے سکول کی کتابوں میں کئی بابوں سے مغل اور مسلم حکمرانوں کو ہٹانے اور ان کی جگہ بہادر ہندو راجاؤں کو شامل کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔

صوبائی سرکار نے مصنفوں کی ایک کمیٹی کو تشکیل دیا ہے جس کو پرائمری سے لیکر اوپری جماعتوں تک 25 سکولی جماعتوں میں مذکورہ تبدیلی کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ اُترپردیش کے وزیر مملکت برائے بنیادی تعلیم (بیسک ایجوکیشن) رویندر شکلا نے اس قدم کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ کتابوں میں تاریخ بارے غلط بیانی کی گئی ہے۔ اگر اکبر کو ایک عظیم حکمران بتایا جاسکتا ہے تو مہارانا پرتاپ کو ایک عظیم جنگجو اور وطن پرست کیوں نہیں بتایا گیا؟ انہوں نے دلیل دی کہ ہلدی گھاٹی کی مشہور جنگ کو اس طرح سے پیش کیا گیا ہے جیسے اس وقت ہندو حکمران بہت کمزور تھے۔ حالانکہ اس جنگ کے ایک باب میں مہارانا پرتاپ نے مثالی بہادری کا مظاہرہ کیا تھا جسے نئی کتابوں میں شامل کیا جائے گا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس باب کو صوبہ میں پڑھائی جانے والی کتابوں سے شری ملائم سنگھ یادو کے بطور چیف منسٹر کے دوران ہٹایا گیا تھا۔ انہیں فرقہ پرست کہنے پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مسٹر شکلا نے کہا کہ وہ صرف تاریخی حقائق کی غلط بیانی بارے نقطہ اُٹھا رہے ہیں اور صحیح بات سامنے رکھ رہے ہیں۔

سرکار کا یہ حکم صوبہ کے بیسک اور پرائمری سکولوں میں سرسوتی وندنا اور وندے ماترم کے تنازعہ کے ساتھ ہی آیا ہے۔ بہت سے اسلامک سٹڈیز اداروں نے اس فیصلہ پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے "اینٹی اسلامک" بتایا ہے۔

اسلامی تعلیم کے دیوبند سکول "دارالعلوم" نے پہلے ہی اس حکم کو نہ ماننے کا اعلان کر دیا ہے۔ ایک دوسرے اسلامک سٹڈیز کے سکول دارالعلوم ندوۃ العلماء جو ندوت کالج کے نام سے جانا جاتا ہے نے بھی اس حکم کی خلاف ورزی کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ندوت کالج کے پرنسپل نے کہا ہے کہ اسلام میں خدا کی عبادت کے علاوہ کسی بھی عبادت کی اجازت نہیں مسلم وندے ماترم نہیں گنگنا سکتے کیونکہ یہ ماتر بھومی کی عبادت سے متعلقہ ہے۔

انہوں نے واضح کہا کہ مسلمانوں کے دل میں وندے ماترم کے خلاف کچھ نہیں ہے۔ لیکن یہ اسلامک قوانین کے خلاف ہے۔ اس لئے سرکار کے حکم کو ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ جب جناب شکل سے پوچھا گیا کہ وہ مسلمانوں کے اس سلسلہ میں حکم کی خلاف ورزی کرنے بارے کیا کہیں گے تو انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے اس وقت کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا کہ ان کے بچے کرسچین مشنری سکول میں کرائسٹ کی تعریف میں دعا کیسے کرتے ہیں۔

نکاراگوا میں سیلاب سے 1300 موتیں

ماناگوا (نکاراگوا) 2 نومبر (رائٹر) مرکزی امریکہ میں ایک ہفتہ کے تباہ کن سیلابوں میں مرنے والوں کی تعداد 1300 سے اوپر ہو گئی ہے۔

☎ 543105
STAR
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
✆: SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893